اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

شرح چندہ پیشگی
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
بیرون ہند سالانہ

روزنامہ

الفضل

دار الامان قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

جلد ۲۷ | ۱۶ جمادی الاول سنہ ۱۳۵۸ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۴ر جولائی سنہ ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۵۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۲-جولائی سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ آج پونے تین بجے بعد دوپہر بذریعہ کار سکالے رصحت کے لئے دھرم سالہ تشریف لے گئے۔ مقامی امیر حضور نے حضرت مولوی شیر علی صاحب کو اور امام الصلوٰۃ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کو مقرر فرمایا ::

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی سیدہ ام امۃ المتین حرم رابع۔ صاحبزادی امۃ القیوم بیگم صاحبہ۔ صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ اور بعض اور بچے گئے ہیں ::

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت تاحال ناساز ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو پاؤں کی تکلیف بدستور ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں ::

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ سلسلہ کے کام کے لئے کل لاہور تشریف لے گئے

آج بعد نماز مغرب مسجد محلہ دار الفضل میں مولوی عبدالرحیم صاحب نیر نے جوبلی کی اہمیت بیان کرتے ہوئے جوبلی فنڈ میں دل کھول کر حصہ لینے کی تحریک کی۔ اور مسجد محلہ دار الرحمت میں حضرت سید محمد اسحاق صاحب نے۔ دار الشیوخ کے مساکین کی امداد کے لئے اپیل کی۔ جس پر پچاس سے زائد اصحاب نے لحاف۔ بستر۔ پارچات اور نقدی پیش کرنے کے وعدے لکھائے بعض نے اسی وقت نقد رقوم پیش کر دیں :: م

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تعویذات کے متعلق ایک سوال کا جواب

"ایک شخص نے استفسار کیا۔ کہ تعویذ کا بازو وغیرہ مقامات پر باندھنا اور دم وغیرہ کرنا جائز ہے کہ نہیں۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جناب مولانا حکیم نور الدین صاحب کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور فرمایا۔ احادیث میں کہیں اس کا ثبوت ملتا ہے۔ کہ نہیں حضرت حکیم الامت نے عرض کیا۔ کہ لکھا ہے۔ خالد بن ولید جب کبھی جنگوں میں جاتے۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک جو کہ آپ کی پگڑی میں بندھے ہوتے آگے کی طرف لٹکا لیتے۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک دفعہ صبح کے وقت سارا سر منڈوایا تھا تو آپ نے نصف سر کے بال ایک خاص شخص کو دے دیئے۔ اور نصف سر کے بال باقی اصحاب میں بانٹ دیئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جبہ مبارک کو دھو دھو کر مریضوں کو بھی پلاتے تھے۔ اور مریض اس سے شفایاب ہوتے تھے۔ ایک عورت نے ایک دفعہ آپ کا پسینہ بھی جمع کیا۔ یہ تمام اذکار سنکر حضرت اقدس نے فرمایا۔ کہ پھر اس سے نتیجہ نکلا۔ کہ بہرحال اس میں کچھ بات ضرور ہے۔ جو خالی از فائدہ نہیں ہے۔ اور تعویذ وغیرہ کی اصل بھی اس سے نکلتی ہے۔ بال لٹکائے تو کیا۔ اور تعویذ باندھا تو کیا۔ میرے الہام میں جو ہے کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ آخر کچھ تو ہے۔ تب ہی وہ برکت ڈھونڈیں گے۔ مگر ان تمام باتوں میں لطافت محبت کا بھی دخل ہے"

سجدہ اور رکوع میں قرآنی دعائیں پڑھنی جائز نہیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ایک دفعہ دریافت کیا گیا۔ کہ سجدے اور رکوع میں قرآنی دعائیں مانگنا یا سورہ فاتحہ پڑھنا درست ہے یا نہیں۔ اس کے جواب میں حضور نے فرمایا "سجدہ اور رکوع میں قرآنی دعائیں مانگنا۔ یا سورۃ فاتحہ پڑھنا ہرگز جائز نہیں ہے۔ تیرہ صدیوں سے اسلام کا تعامل بتاتا ہے۔ کہ رکوع اور سجود میں قرآن کریم نہیں پڑھا جاتا۔ پھر اب اس کی کیا ضرورت پیش آئی ہے۔ ؎

بزہد و ورع کوش و صدق و صفا
ولیکن میفزائے بر مصطفےٰ

سجدہ اور رکوع میں قرآن کیوں نہیں پڑھا جاتا یہ ایک باریک سر ہے۔ ہر شخص شائد اس کو نہ سمجھ سکے۔ تاہم مختصر طور پر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ قرآن کریم ملک العلام۔ اور حیّ و قیوم خدا کا کلام ہے شاہی کلام۔ اور قرآن ہمیشہ کھڑے ہوکر پڑھا جاتا ہے۔ خصوصاً دربار شاہی میں۔ سجدہ عبودیت۔ اور ذلت کا مقام ہے۔ اس موقعہ پر کلام الٰہی نہیں پڑھنا چاہیئے"

(الحکم ۳۰۔ اپریل ۱۹۰۹ء)

خریداران الفضل جن کے نام جولائی ۳۹ء میں وی پی ہوگئے

جن احباب کا چندہ ۱۲ جون ۳۹ء سے لے کر ۲۰ جولائی ۳۹ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کے اسماء گرامی ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ اس فہرست میں ان اصحاب کے نام بھی درج ہیں۔ جو اپنا چندہ باقاعدہ بذریعہ دفتر محاسب یا منی آرڈر کے ذریعہ ارسال فرمایا کرتے ہیں۔ ایسے احباب کے نام صرف ان کی اطلاع کی غرض سے شائع کئے گئے ہیں۔ تاکہ اگر وہ اب تک چندہ ارسال نہیں فرما سکے۔ تو اس اعلان کو دیکھتے ہی ارسال فرمادیں۔ ان اصحاب کے نام وی۔ پی ارسال نہیں ہونگے۔ ایسے اصحاب کے علاوہ دوسرے تمام احباب کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ ۹ جولائی ۳۹ء سے قبل چندہ ادا فرمادیں۔ یا قیمت کی ادائگی کے متعلق اس تاریخ تک دفتر ہذا میں اطلاع بھیج دیں۔ تا ان کے وی۔ پی روکے جاسکیں۔ جو اصحاب ان دونوں صورتوں میں سے کوئی صورت اختیار نہ کریں گے۔ ان کے نام ۱۰ جولائی ۳۹ء کو وی۔ پی ارسال کر دیئے جاویں گے۔ دیکھا گیا ہے۔ کہ بعض دوست اطلاع بھیجنے میں تاخیر کر دیتے ہیں۔ اور چونکہ وی۔ پی کی تاریخ گذر جانے کے بعد ان کی اطلاع دفتر میں پہنچتی ہے اور اسوقت وی۔ پی نہیں روکے جاسکتے۔ لہٰذا دفتر کو نقصان پہنچتا ہے۔ احباب اس بارے میں احتیاط فرمائیں۔

مینیجر الفضل

۱ - میاں غلام حسین صاحب
۶۱ - چوہدری غلام احمد صاحب
۱۷۱ - پیر حاجی احمد صاحب
۲۱۳ - جناب محمد عثمان صاحب
۲۱۴ - بابو محمد احسان الحق صاحب
۲۸۶ - مولوی غلام علی صاحب
۳۰۲ - بابو عبد الغفور صاحب
۳۷۷ - بابو محمد امیر صاحب
۴۷۰ - چوہدری مولا بخش صاحب
۶۲۰ - خان صاحب غلام محی الدین خان صاحب
۸۷۰ مولوی نیاز محمد صاحب
۱۰۵۱ - ماسٹر محمد پریل صاحب
۱۰۴۹ - محمد عبد المجید صاحب
۲۰۴۵ - ایم محمد عظیم الدین صاحب
۲۲۰۵ - چوہدری محمد حیات صاحب
۲۲۸۲ - ڈاکٹر محمد عمر صاحب
۲۷۸۸ - چوہدری فضل احمد صاحب
۳۱۵۸ - جناب عبد المالک صاحب
۳۲۴۷ - میاں روشن الدین صاحب
۳۸۴۲ - شیخ رفیع الدین صاحب
۳۹۴۸ - ایم فخر الدین صاحب
۴۱۷۴ - محمد اقبال حسین صاحب
۴۱۹۳ - ڈاکٹر مطلوب خان صاحب
۴۳۳۱ جناب سوبھر خان صاحب
۴۴۷۶ ملک غلام رسول صاحب
۴۷۹۱ شیخ عبد الرشید صاحب

۴۸۰۰ - ڈاکٹر عبد الوحید صاحب
۵۳۵۳ ڈاکٹر عبد العزیز صاحب
۵۴۶۸ ڈاکٹر محمد جلال الدین صاحب
۵۵۵۱ - برکت علی صاحب
۵۵۷۱ چوہدری بشیر احمد صاحب
۵۸۴۹ " علی بخش صاحب
۶۰۴۱ - اہلیہ عبد الغفور خانصاحب
۶۱۸۶ - ہیڈ جمعدار محمد خانصاحب
۶۲۱۱ - عبد القیوم صاحب
۶۳۰۱ شیخ مجید احمد صاحب
۶۳۳۰ سید احمد حسین صاحب
۶۴۷۲ - اے جی ناصر صاحب
۶۵۹۲ - محمد خان صاحب
۶۵۹۴ سید سردار شاہ صاحب
۶۹۶۲ - جناب نذیر حسین صاحب
۷۱۵۰ چوہدری عنایت اللہ صاحب
۷۱۵۴ خلیفہ عبد الرحیم صاحب
۷۱۸۳ - جناب کریم بخش صاحب
۷۲۵۳ - بابو خورشید احمد صاحب
۷۲۷۴ چوہدری شاہ محمد صاحب
۷۷۴۵ - ایم ایم سلیم اکبر صاحب
۷۷۵۵ - خواجہ عبد الغفار و عبد الغنی صاحبان
۷۷۶۸ ڈاکٹر محمد لطیف صاحب
۷۷۸۶ سیٹھ شیخ حسن صاحب
۷۷۸۷ - میاں عطاء اللہ صاحب

۷۹۵۲ - احمد حسین سعید صاحب
۸۰۷۵ - رشید احمد صاحب
۸۱۵۶ - شیخ غلام رسول صاحب
۸۲۶۱ میاں مدد علی صاحب
۸۴۱۲ - شیخ رحیم بخش صاحب
۸۴۴۲ سید انتظار حسین صاحب
۸۴۷۲ - ملک کرم الٰہی صاحب
۸۸۴۱ - چوہدری غلام محمد صاحب
۹۰۹۲ - ایم-اے جلیل فیضی صاحب
۹۱۷۱ - امی احمد صاحب
۹۲۴۰ - سید زمان شاہ صاحب
۹۳۰۹ - قمر الدین صاحب
۹۳۱۶ جناب غلام احمد صاحب
۹۳۵۱ - بابو شکر الٰہی صاحب
۹۴۵۵ - مرزا عبد الحق صاحب
۹۴۵۶ - شیخ محمد عمر صاحب
۹۶۳۴ - ڈاکٹر عبد الحمید صاحب
۹۶۵۵ - فضل حق خان صاحب
۹۶۶۹ - میاں اللہ رکھا صاحب
۹۷۰۹ - خان ظفر اللہ خان صاحب
۹۷۳۵ - شیخ فضل حق صاحب
۹۸۰۸ - پریذیڈنٹ احمدیہ میڈیکل
۹۸۶۷ - سید عنایت حسین صاحب
۹۸۸۷ چوہدری فضل احمد صاحب
۹۸۹۳ - منشی کرم الدین صاحب
۹۹۵۴ - منشی برکت علی صاحب
۹۹۶۴ - آئی-اے حکیم صاحب

۹۹۷۶ - ڈاکٹر عطاء الدین صاحب
۱۰۰۳۷ چوہدری محمد شریف صاحب
۱۰۰۹۹ - چوہدری سید علی صاحب
۱۰۱۰۷ سنجانہ ملک محمد شفیع صاحب
۱۰۱۲۵ چوہدری عبد اللہ خانصاحب
۹۰۴۲ چوہدری فتح خانصاحب
۱۰۰۷۵ - ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب
۱۰۱۶۷ منشی گل محمد صاحب
۱۰۱۷۷ - امیر جماعت احمدیہ
۱۰۱۹۰ - میاں نصیر احمد صاحب
۱۰۳۲۵ - ڈاکٹر لال الدین صاحب
۱۰۳۴۹ کیپٹن جی این صاحب احمدی
۱۰۳۷۶ - ڈاکٹر مرزا عبد القیوم صاحب
۱۰۴۰۰ - چوہدری فضل الٰہی خانصاحب
۱۰۴۶۰ - غلام جیلانی خانصاحب
۱۰۴۶۲ لفٹنٹ محمد اسمٰعیل صاحب
۱۰۶۴۸ - جمعدار مظفر احمد خانصاحب
۱۰۷۲۱ - حافظ سخاوت علی صاحب
۱۰۸۰۳ چوہدری محمد یعقوب صاحب
۱۰۸۰۴ - سید فیاض حیدر صاحب
۱۰۸۷۴ ڈاکٹر شیخ احمد الدین صاحب
۱۰۹۰۰ شیخ عطاء اللہ عبد الرحمن صاحب

۱۰۹۳۷ سکرٹری انجمن احمدیہ مالابار
۱۰۹۵۸ - شیخ عباد اللہ صاحب
۱۰۹۸۰ - عبد المجید صاحب
۱۱۰۰۰ - حاجی محمد بخش صاحب
۱۱۰۵۵ - چوہدری غلام محمد صاحب
۱۱۱۲۸ نعمت علی صاحب
۱۱۱۷۴ مولوی فضل الدین صاحب
۱۱۱۸۸ مستری فتح محمد صاحب
۱۱۱۹۲ چوہدری محمد علی صاحب
۱۱۲۵۳ " محمد فضل صاحب
۱۱۲۸۴ - محمد صدیق صاحب
۱۱۳۲۱ - محمد علی صاحب
۱۱۳۸۰ - میاں محمد یوسف صاحب
۱۱۴۳۴ بابو فتح محمد صاحب شرما
۱۱۵۱۲ سیٹھ حاجی علی محمد صاحب
۱۱۵۴۵ شیخ احمد علی صاحب
۱۱۶۱۹ - منشی فیروز الدین صاحب
۱۱۶۲۴ - عبد الحکیم صاحب
۱۱۶۴۱ دلبر حسین صاحب
۱۱۶۶۳ - سید محمد شفیع صاحب
۱۱۷۰۳ - ملک احمد خان صاحب
۱۱۷۵۷ - چوہدری بدر الدین صاحب
۱۱۷۷۷ - مرزا رمضان علی صاحب
۱۱۷۸۰ ابو البشیر منشی رحمت اللہ صاحب

۱۱۸۵۷ میاں محمد حسین صاحب
۱۱۸۶۷ میاں محمد یوسف صاحب
۱۱۸۷۸ - میر امان اللہ صاحب
۱۱۸۸۲ - قاضی عبد الخالق صاحب
۱۱۹۰۱ - چوہدری اللہ بخش صاحب
۱۱۹۹۷ جمعدار محمد خان صاحب
۱۲۰۱۷ - جمعدار نور محمد خان صاحب
۱۲۰۶۲ - محمد سلطان احمد صاحب
۱۲۰۷۲ - اے ایس داہقر
۱۲۰۸۰ - عزیز حسین صاحب
۱۲۰۹۹ - سید عبد المومن صاحب
۱۲۱۸۷ ماسٹر مبارک اسمٰعیل صاحب
۱۲۲۳۲ - جمعدار مرزا احمد بیگ صاحب
۱۲۲۳۷ - مستری غلام محمد صاحب
۱۲۲۵۵ - میاں محمد شفیع صاحب
۱۲۳۰۵ - بابو گلاب خان صاحب
۱۲۳۳۴ - پیر اکبر علی صاحب
۱۲۳۵۱ - چوہدری فیض احمد صاحب
۱۲۳۵۴ عبد الحفیظ خان صاحب
۱۲۳۶۹ - ملک عطاء اللہ صاحب
۱۲۳۷۸ - ماسٹر محمد فضل الٰہی صاحب
۱۲۳۸۶ میاں عبد العزیز صاحب
۱۲۴۶۶ ڈاکٹر منظور بخش صاحب
۱۲۵۰۵ - غلام مصطفیٰ صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضرورت رشتہ

ایک معزز شریف خاندان کی لڑکی قوم پٹھان جس کی عمر ۱۷ سال کی ہے۔ اردو عربی خواندہ اور امور خانہ داری سے خوب واقف کے لئے رشتہ درکار ہے۔ لڑکا صاحب جائداد اور برسرروزگار ہو۔ پٹھان یا مغل قوم سے تعلق رکھتا ہو۔

درخواستیں جم۔ الف معرفت مینیجر الفضل قادیان

فارم ا

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ - ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ نبی بخش ولد حسن محمد ذات جٹ سکنہ کوٹلی منلانی تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے زیر دفعہ ۹ - ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام ڈسکہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۱۰ اگست ۱۹۳۹ء مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۵ جون ۱۹۳۹ء

(دستخط) جناب سردار شو دیو سنگھ صاحب بی۔ اے ایل ایل۔ بی

چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ (بورڈ کی مہر)

۱۲۵۵۰ - عبدالحق صاحب
۱۲۵۸۴ - حکیم شاہ نواز صاحب
۱۲۶۰۳ - چوہدری مجید اللہ صاحب
۱۲۶۱۵ - حکیم ملک میر احمد صاحب
۱۲۶۱۸ - شیخ محمد شفیع صاحب
۱۲۶۲۷ - استانی حمیدہ بیگم صاحبہ
۱۲۶۲۹ - شیخ محمد احمد صاحب
۱۲۶۳۶ - چوہدری بشیر احمد صاحب
۱۲۶۵۰ - عبدالمجید خان صاحب
۱۲۶۶۷ - غلام جیلانی صاحب کاتب
۱۲۶۷۸ - ایم اے ڈبلیو خانصاحب
۱۲۶۸۸ - محمد شفیع صاحب
۱۲۷۱۶ - عبدالحمید صاحب
۱۲۷۲۱ - محمد الدین صاحب
۱۲۷۲۵ - شیخ عبدالحمید صاحب
۱۲۷۴۳ - سید بہاول شاہ صاحب
۱۲۷۴۴ - مولوی محب الرحمن صاحب
۱۲۷۴۵ - مولوی غلام محمد صاحب ثالث
۱۲۷۵۹ - چوہدری عبدالواحد صاحب
۱۲۷۸۱ - خواجہ محمد صدیق صاحب
۱۲۷۹۰ - مخدوم عزیز احمد صاحب
۱۲۸۰۳ بابو عبدالجلیل صاحب
۱۲۸۰۷ - بابو شمس الدین صاحب
۱۲۸۱۸ صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب
۱۲۸۲۲ - حافظ مبین الحق صاحب
۱۲۸۳۱ - میر احسان اللہ صاحب
۱۲۸۴۴ - میاں عبدالرشید صاحب
۱۲۸۴۵ - شیخ ظہور الدین صاحب
۱۲۸۵۰ - شیخ مولا بخش صاحب
۱۲۸۶۶ - محمد رشید صاحب
۱۲۸۸۹ چوہدری ججو خان صاحب
۱۲۸۹۴ - ظفر حسن صاحب
۱۲۹۱۸ - شاہزادہ عبدالقیوم صاحب
۱۲۹۳۳ - اکبر خان صاحب
۱۳۰۱۷ - سعد اللہ خان صاحب
۱۳۰۳۱ - مولوی نور محمد صاحب
۱۳۰۵۹ - حافظ محمد اسحاق صاحب
۱۳۰۶۵ - مرزا عبدالحفیظ صاحب
۱۳۰۹۸ چوہدری محمد بوٹا خانصاحب
۱۳۰۷۴ منشی محمد ابراہیم صاحب
۱۳۱۲۶ - چوہدری نبی احمد صاحب
۱۳۱۴۹ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب

۱۴۱۶۳ عبدالمجید خانصاحب
۱۴۱۹۵ میاں عبدالحق صاحب
۱۴۲۱۰ محمد عارف زمان صاحب
۱۴۲۱۷ چوہدری عزیز الدین صاحب
۱۴۲۲۶ - محمد عبداللہ صاحب
۱۴۲۲۸ - ایم عبدالوحید صاحب
۱۴۲۵۷ سید منظور احمد شاہ صاحب
۱۴۲۶۲ - ایم فتح محمد احمد صاحب
۱۴۲۶۶ ڈاکٹر غفور الحق صاحب
۱۴۲۷۹ سید ظل الرحمن صاحب
۱۴۲۸۰ آئی ملک صاحب
۱۴۲۸۵ چوہدری رحمت خان صاحب
۱۴۲۷۵ مسٹر منیع الحق خانصاحب
۱۴۳۳۰ سید محمد فیض الرحمن صاحب
۱۴۳۳۹ محمد عباس صاحب پٹواری
۱۴۳۴۷ فتح محمد صاحب
۱۴۴۱۳ منشی نذیر احمد صاحب
۱۴۴۴۳ چراغ دین صاحب
۱۴۴۴۴ سید مسعود احمد صاحب
۱۴۴۴۶ محمد ثناء اللہ صاحب
۱۴۴۶۷ چوہدری غلام علی صاحب
۱۴۴۹۱ - چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب
۱۴۴۹۷ بابو ضیاء الحق خانصاحب
۱۴۵۰۰ شیخ محمد اسمٰعیل صاحب
۱۴۵۰۶ - ایم محمودہ بیگم صاحبہ
۱۴۵۲۲ چوہدری جلال الدین صاحب
۱۴۵۲۷ ملک صفدر علی خانصاحب
۱۴۵۴۷ محمد یوسف صاحب
۱۴۵۴۹ آر یو بٹ
۱۴۵۵۰ لانگ کریڈنگ کمپنی
۱۴۵۵۱ مسٹر اشتیاق علی صاحب
۱۴۵۵۳ جمعدار فتح الدین صاحب
۱۴۵۷۲ - بابو ظہور احمد صاحب
۱۴۵۷۶ مولوی محمد صدیق صاحب
۱۴۵۷۹ محمد یعقوب صاحب
۱۴۵۸۱ میاں بشیر احمد صاحب
۱۴۵۸۲ " غلام سرور صاحب
۱۴۵۸۳ منشی برکت علی صاحب
۱۴۵۸۴ ملک علی محمد صاحب
۱۴۵۸۷ قریشی مختار احمد صاحب
۱۴۵۹۵ لائبریرین میونسپل لائبریری
۱۴۶۰۵ میاں محمد جمیل صاحب

۱۴۶۱۱ چوہدری شاہنواز صاحب
۱۴۶۲۵ منظور بیگم صاحبہ
۱۴۶۲۹ لال محمد صاحب
۱۴۶۳۶ چوہدری عبدالرحمن صاحب
۱۴۶۴۰ شیخ مولا بخش صاحب
۱۴۶۵۱ چوہدری مقبول احمد صاحب
۱۴۶۶۴ میاں غلام احمد خانصاحب
۱۴۶۶۵ خواجہ محمد اقبال صاحب
۱۴۶۷۰ سید یعقوب الرحمن صاحب
۱۴۶۸۰ - چوہدری محمد شفیع صاحب
۱۴۶۸۳ ملک عبدالرحمن صاحب
۱۴۶۸۵ چوہدری سردار احمد خانصاحب
۱۴۶۸۷ سید محمد زاہد صاحب
۱۴۶۹۶ شیخ محمد صدیق صاحب
۱۴۷۰۰ محمد سعید صاحب
۱۴۷۰۶ غلام احمد صاحب
۱۴۷۰۸ بابو محمد الطاف صاحب
۱۴۷۱۱ - ایم عبدالغنی صاحب
۱۴۷۱۵ سید علی شاہ صاحب
۱۴۷۲۵ چوہدری عطاء اللہ صاحب
۱۴۷۲۹ عبدالقادر صاحب
۱۴۷۳۰ عبدالحکیم صاحب
۱۴۷۳۲ چوہدری یوسف علی خانصاحب
۱۴۷۳۳ نظام الدین صاحب
۱۴۷۴۵ میاں غلام نبی صاحب
۱۴۷۵۵ منصور احمد صاحب
۱۴۷۶۴ غلام رسول صاحب
۱۴۷۷۰ - انجمن احمدیہ
۱۴۷۷۳ جناب محمد ظہور صاحب
۱۴۷۸۶ حافظ نور الٰہی صاحب
۱۴۷۹۱ عبدالرشید صاحب
۱۴۸۰۰ منشی عبداللہ خانصاحب
۱۴۸۰۳ میاں عبدالکریم صاحب
۱۴۸۰۵ - ایم رشید احمد صاحب
۱۴۸۱۱ - ڈاکٹر عطاء محمد صاحب
۱۴۸۱۵ - احمد زماں خانصاحب
۱۴۸۱۸ چوہدری عبدالمنان صاحب
۱۴۸۲۰ ایم اسمٰعیل شریف صاحب
۱۴۸۲۳ مولوی بشیر احمد صاحب
۱۴۸۲۸ - علیم الدین صاحب
۱۴۸۳۳ شیخ عبدالحمید صاحب
۱۴۸۲۴ مستری غلام رسول صاحب

۱۴۸۲۷ - محمد امیر بخش صاحب
۱۴۸۳۸ - نیاز احمد صاحب
۱۴۸۳۹ - چوہدری محمد الدین صاحب
۱۴۸۴۰ برکت علی شاہ صاحب
۱۴۸۴۲ چوہدری خدا بخش صاحب
۱۴۸۴۴ عبدالوہاب صاحب
۱۴۸۴۴ محمد ضیاء اللہ صاحب
۱۴۸۴۶ - شیخ عبدالعلی صاحب
۱۴۸۴۷ - محمد اسلم صاحب
۱۴۸۵۱ قادر بخش صاحب
۱۴۸۵۲ چوہدری عبداللہ خانصاحب
۱۴۸۵۵ ڈاکٹر جمعدار محمد خانصاحب
۱۴۸۵۸ - محمد شفیع صاحب
۱۴۸۶۱ قریشی صلاح الدین احمد صاحب

۱۴۸۷۲ ڈاکٹر فضل حق صاحب
۱۴۸۷۷ قاضی کلیم الدین صاحب
۱۴۸۸۱ ملک بہادر خان صاحب
۱۴۸۸۴ - مولوی محمد ایوب صاحب
۱۴۸۸۸ چوہدری غلام احمد صاحب
۱۴۹۰۶ سید محمد عقیل صاحب
۱۴۹۰۷ حکیم محمد محفوظ عالم صاحب
۱۴۹۱۳ میاں محمد اسحاق صاحب
۱۴۹۱۸ منشی محمد شریف صاحب
۱۴۹۲۲ محمد علی انور صاحب
۱۴۹۲۷ حوالدار سوندھا خانصاحب
۱۴۹۲۸ بابو غلام حیدر صاحب
۱۴۹۳۴ قاضی محمد حسین صاحب
۱۴۹۳۶ محمد انتصار اللہ صاحب
۱۴۹۴۱ ملک عزیز احمد صاحب

۱۴۹۴۲ محمد اکبر خانصاحب
۱۴۹۴۹ چوہدری فقیر اللہ خانصاحب
۱۴۹۶۳ شیخ محمد ابراہیم صاحب
۱۴۹۶۶ عبدالرحمن صاحب صدیقی
۱۴۹۷۷ چوہدری عزیز احمد صاحب
۱۴۹۸۱ سید محمد حسین صاحب
۱۴۹۸۴ عبدالکریم صاحب
۱۴۹۸۹ منشی مسعود الرحمن صاحب
۱۴۹۹۳ ملک کرم الٰہی صاحب
۱۵۰۰۵ محمد صفدر صاحب
۱۵۰۰۷ مستری محمد اسمٰعیل صاحب
۱۵۰۰۸ خان بہادر صاحبزادہ سرفراز علی خان صاحب
۱۵۰۱۴ سکرٹری صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کتب مطلوب ہیں

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا پہلا اڈیشن درکار ہے۔ (۲) اخبار پیغام صلح لاہور کی پہلی اور دوسری جلد مطلوب ہے۔ جو دوست یہ کتب مہیا کر سکیں وہ مندرجہ ذیل پتہ پر مطلع فرمائیں۔ خاکسار ابو العطاء جالندھری۔ قادیان

دوائی اٹھرا

محافظ جنین حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ پیچش۔ دردسلی۔ یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاوا ں یا سوکھا۔ بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں جو ہمیشہ ننھے بچوں کا منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نور الدین صاحبؓ طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تا کہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ ۱؎ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک۔

المشتہر حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

استنبول ۲۹ جون۔ شاہ زوغو سابق شاہ البانیہ۔ اپنی ملکہ اور شہزادے کے ساتھ ترکی میں مقیم تھے۔ آج استنبول سے درسیز جانے کے لئے روانہ ہو گئے ہیں

حیفہ ۲۹ جون۔ فلسطین کی عرب سٹوڈنٹس لیگ نے ورلڈ سٹوڈنٹس فیڈریشن کے نام ایک اپیل کے ذریعہ فلسطین کی موجودہ جنگ آزادی میں ۱۵ ہزار یتیم بچوں کی مالی امداد کے لئے درخواست کی ہے۔

یروشلم ۲۹ جون۔ معلوم ہوا ہے یہودیوں نے آج عربوں کی ایک جماعت پر حملہ کر کے ۱۰ کو ہلاک اور ۲۰ کو زخمی کر دیا۔ شہر میں کرفیو آرڈر کا نفاذ کر دیا گیا ہے۔

بصرہ ۲۹ جون۔ دریائے دجلہ میں طغیانی آجانے کی وجہ سے کھجوروں کے چھوٹے چھوٹے درخت اور باغات سب نذر آب ہو گئے کئی سڑکیں پانی میں ڈوبی ہوئی ہیں۔ ۳۰۰ دیہاتی مکان منہدم ہو جانے کی وجہ سے ۲ ہزار عرب بے خانماں ہو گئے ہیں۔ نقصان کا اندازہ ۲ لاکھ روپیہ کیا جاتا ہے حکومت عراق کی طرف سے مصیبت زدگان کی امداد کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔

یروشلم ۲۹ جون۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ فلسطین کے سابق مفتی اعظم پر حملہ کر دیا گیا۔ برطانوی باڈی گارڈ نے حملہ آور کو گولی سے ہلاک کر دیا۔ اس حملہ میں ایک انگریز سپاہی بھی زخمی ہو گیا۔

قاہرہ ۲۹ جون۔ گذشتہ دنوں جب یورپ کی حالت نازک ہوئی اور جنرل بلبیا نے حکم دیا کہ ۱۶ سے ۵۵ سال تک کی عمر کے اشخاص کی جبری بھرتی کی جائے۔ اور انہیں طرابلس سے باہر فوجی ٹریننگ دی جائے۔ تو بعض مقتدر عربوں نے اس حکم کی تعمیل کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اب معلوم ہوا ہے کہ طرابلس کی فوجی عدالت نے انہیں عمر قید کا حکم سنایا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حکومت اطالیہ کی نئی پالیسی کے مطابق طرابلس کے تمام علاقے کو اطالویوں کے لئے وقف کر دیا جائے گا۔

لکھنؤ ۲۹ جون۔ مدراس کی بندرگاہ کے قریب مسلح جرمن جنگی جہاز دیکھا گیا اس سے یہ سوال پیدا ہو رہا ہے کہ کیا بصورت جنگ برطانیہ اور ہندوستان کا رستہ محفوظ رہے گا۔

ماسکو ۲۹ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ جنگ کے زمانہ میں بحیرہ روم میں ترکی یونان۔ رومانیہ۔ برطانیہ۔ فرانس اور روس کا جنگی بیڑا ۱۰۵ بڑے جنگی جہاز ۷۰۰ چھوٹے جہازوں۔ ۱۰۰۰ آبدوزوں اور ۱۷۰۰ جدید قسم کے موٹر بوٹوں اور آبدوز کشتیوں پر مشتمل موجود رہے گا۔

لاہور ۲۹ جون۔ آج شام ایک ہوائی جہاز نے مہاراجہ رنجیت سنگھ صاحب کی سمادھ پر پھولوں کے ہار پھینکے۔ اس نظارہ کو دیکھنے کے لئے پچاس ہزار مرد و زن وہاں جمع تھے

شملہ ۲۹ جون۔ حکومت ہند کے ہوم ڈیپارٹمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہندوستان میں رہنے والے تمام غیر ملکیوں کی باقاعدہ یادداشت رکھی جائیگی اس کے لئے قواعد بھی مرتب کر دیئے گئے ہیں۔ اور تمام غیر ملکیوں کے لئے لازم قرار دیا گیا ہے۔ کہ وہ یکم جولائی سے اپنے نام باقاعدہ اندراج کرائیں۔

شملہ ۲۹ جون۔ محکمہ ڈاک و تار نے اعلان کیا ہے۔ کہ آئندہ ہندوستانی چائے کے نمونوں کے پیکٹ معمولی خطوط کی طرح پیکٹوں کی صورت میں بذریعہ ہوائی ڈاک بھیجے جا سکتے ہیں۔ محکمہ کسٹم کی طرف سے ان کی کوئی دیکھ بھال نہیں کی جائے گی۔

پشاور ۳۰ جون۔ نوشہرہ کی ایک اطلاع ہے کہ گذشتہ شب دو سرکردہ سرخپوش ایک جلسہ سے واپس آرہے تھے کہ راستہ میں چار آدمیوں نے ان پر کمین گاہ سے پستولوں کے فائر کر کے دونوں کو ڈھیر کر دیا اور آپ بھاگ گئے

شملہ ۳۰ جون حکومت ہند کے محکمہ مالیات کا ایک اعلان مظہر ہے کہ ۵ جولائی کو حکومت ہند ۶۵-۱۹۶۳ء تک کے لئے تین فی صدی سالانہ سود پر ۱۵ کروڑ روپیہ قرضہ لے گی۔ جونہی ۱۵ کروڑ روپیہ مل جائے گا۔ فہرست بند کر دی جائے گی۔

ہیگ ۳۰ جون۔ وزیر اعظم ہالینڈ نے وزراء کے مابین ۱۹۴۰ء کے بجٹ کے متعلق اہم اختلافات کی بنا پر وزارت سے استعفیٰ دیدیا ہے۔

برلن ۳۰ جون۔ اخبارات میں چار ہزار جرمنوں کے ڈینزگ میں داخلہ کی جو خبر شائع ہوتی ہے برلن میں اس کی آج تردید کر دی گئی ہے۔ مگر پولینڈ کی اطلاع ہے۔ کہ ابھی تک جرمن ڈینزگ میں داخل ہو رہے ہیں۔ اور بڑا سامان جنگ وہاں پہنچ رہا ہے ہوائی فوج کا ایک دستہ اور طیارہ شکن توپیں بھی پہنچ گئی ہیں۔

پیرس ۳۰ جون۔ معلوم ہوا ہے جرمن فوجیں فرانسیسی سرحد پر جمع ہو رہی ہیں۔ اور ایک مقام پر چھ ڈویژن جرمن فوج پہنچ گئی ہے۔ علاقہ سار میں ۲۰ ہزار جرمن فوجی موجود ہیں۔ ایک شہر میں موٹر سوار جرمن فوج بھی پہنچ گئی ہے۔ سرحدی چوکیوں پر پہرے مضبوط کر دیئے گئے ہیں۔ اور ٹریفک کی کڑی نگرانی کی جا رہی ہے۔ اعلان کیا گیا ہے کہ جرمن فوج اس علاقہ میں مشقی جنگ کرنا چاہتی ہے

ڈیرہ گڈھ ۳۰ جون۔ دریائے برہم پترا میں خوفناک سیلاب کی وجہ سے شہر ڈیرہ گڈھ کا ایک حصہ اور ریلوے لائن زیر آب ہو گئے۔ مویشیوں کی کثیر تعداد بہہ گئی ہے۔ دیہات میں بھی مکانات اور سڑکیں زیر آب ہیں۔

بہاولپور ۳۰ جون۔ اعلیٰ حضرت تاجدار بہاولپور نے فصلی سال ۳۹-۱۹۳۸ء کے لئے ۱۲۶۵۰۰۰ روپیہ کے مالیہ اور آبیانہ کی معافی کا اعلان کیا ہے۔

پشاور ۳۰ جون۔ مئی ۱۹۳۹ء کے دوران میں صوبہ سرحد میں قتل کی ۶۳ وارداتیں ہوئیں پچھلے سال اسی ماہ میں ۶۱ وارداتیں ہوئی تھیں۔ گذشتہ پانچ ماہ کے دوران میں ۲۴۷ قتل ہوئے۔ پچھلے سال اسی عرصہ میں ۵۲۳ قتل ہوئے تھے۔

آگرہ ۳۰ جون۔ مقامی احرار نے اعلان کیا تھا۔ کہ مدح صحابہ کے سلسلہ میں ایک جتھہ بھیجا جائے گا۔ لیکن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے امتناعی احکام کے ذریعہ احرار کی سرگرمیاں روک دیں۔ مگر اس کے باوجود نماز جمعہ اس حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے جلوس نکالا گیا جس پر ۶ احراری گرفتار کر لئے گئے۔ اور جلوس کو منتشر کر دیا گیا۔

ٹوکیو ۳۰ جون۔ معلوم ہوا ہے۔ ٹین سین کے بارہ میں برطانیہ اور جاپان کی گفت و شنید جمعرات سے شروع ہوگی۔ مقامی معاملات میں ٹین سین کے جاپانی قونصل جنرل اور برطانوی قونصل جنرل حصہ لیں گے۔ لیکن چین کے بڑے بڑے امور پر برطانوی سفیر اور جاپانی وزیر خارجہ بات چیت کریں گے

دسوہہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ مسلم ہائی سکول دسوہہ کے ہیڈ ماسٹر اور سٹاف کی علیحدگی پر اس علاقہ میں شدید ہیجان پیدا ہو گیا تھا۔ ڈپٹی کمشنر صاحب کی مداخلت پر دونوں پارٹیوں نے خان بہادر سر بلند خان صاحب صدر قرضہ مصالحتی بورڈ دسوہہ کو ثالث منظور کر لیا تھا۔ ثالث ممدوح نے فیصلہ کو ناجائز قرار دیتے ہوئے ہیڈ ماسٹر اور سٹاف کو بحال کر دیا ہے اس لئے ۵ تاریخ سے سکول کھل گیا ہے اور تعلیم باقاعدہ جاری ہو گئی ہے۔

لاہور ۳۰ جون۔ کل مہاراجہ رنجیت سنگھ کی برسی کے ہفتہ کا آخری دن تھا گوردوارہ ڈیرہ صاحب اور مہاراجہ رنجیت سنگھ کی سمادھی پر شاندار طور پر برسی منائی گئی مہاراجہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بجلی کی رَو بند ہوجانے کی وجہ سے ۲ جولائی کا اخبار نہ چھپ سکا

قادیان ۲ جولائی - ۳۰ جون ۶ بجے شام کے قریب جب بجلی کی رو بند ہوگئی تو اسے کسی معمولی نقص کا نتیجہ سمجھا گیا۔ لیکن تھوڑی دیر بعد معلوم ہوگیا کہ کوئی ایسا حادثہ ہوگیا ہے جس کی وجہ سے رات بھر رو کا چلنا ممکن نہیں اس وجہ سے ۲ جولائی کا اخبار جو یکم جولائی کی صبح کو شائع ہونے والا تھا نہ چھپ سکا۔ پھر یکم جولائی کو کوشش کی گئی۔ کہ ۲ جولائی کو باوجود تعطیل کے اخبار شائع کیا جائے۔ مگر آج صبح کے ۱۰ بجے تک رو کے نہ چلنے کی وجہ سے اس میں بھی کامیابی نہ ہوئی۔ اور اس طرح مجبوراً ایک اخبار کا ناغہ کرنا پڑا۔ جس کے لئے ہم ناظرین اخبار سے معذرت خواہ ہیں۔

اس موقعہ پر اگرچہ محکمہ بجلی کے ملازمین نے بہت جدوجہد کی۔ لائن سپرنٹنڈنٹ نے رَو بند ہونے کے معاً بعد سارے شہر میں بذریعہ ڈھنڈورہ اعلان کرادیا کہ رات کو بجلی بند رہے گی۔ اپنے اپنے ہاں روشنی کا انتظام کرلیا جائے۔ جس سے لوگ خواہ مخواہ کی پریشانی سے بچ گئے۔ اور پھر نقص کے دور کرنے میں بھی رات دن کام کرتے رہے۔ لیکن قریباً ۳۶ گھنٹے بجلی کے بند رہنے کی وجہ سے جہاں پبلک کو بہت تکلیف ہوئی وہاں اخبار کے شائع نہ ہوسکنے کی وجہ سے بیرونی جماعتوں میں بھی سخت تشویش پھیلی۔ چونکہ اس قسم کے حادثات پہلے بھی ہوچکے ہیں اس لئے محکمہ بجلی کو قادیان کی مرکزی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے کوئی ایسا انتظام کرنا چاہیئے کہ اس قسم کے موقعہ پر بجلی کی رَو بند نہ ہونے پائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کارکنان نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے دعوت

قادیان ۲ جولائی - آج بعد نماز عصر کارکنان نظارت دعوۃ و تبلیغ نے قاضی رشید احمد صاحب ارشد ہیڈ کلرک دفتر نظارت دعوۃ و تبلیغ کے نظارت امور خارجیہ میں تبدیل ہوجانے پر اور پیر خلیل احمد صاحب کے نظارت تعلیم و تربیت سے تبدیل ہوکر نظارت دعوۃ و تبلیغ میں آنے پر دعوت چائے دی جس میں ناظر صاحبان بھی مدعو تھے۔ سب سے پہلے مولوی ابوالعطاء صاحب نے جو اس دعوت کے محرک اور دوسرے مبلغین کے ساتھ منتظم تھے مختصر الفاظ میں قاضی صاحب کے نیک طریق عمل اور نظارت سے متعلقہ کارکنوں سے حسنِ سلوک کا ذکر کرتے ہوئے ان کے تبدیل ہونے پر تکلیف کا اظہار اور پیر خلیل احمد صاحب کے دفتر دعوۃ و تبلیغ میں آنے پر خیر مقدم کیا۔ جس کے جواب میں قاضی صاحب نے اپنی طرف سے اور پیر صاحب کی طرف سے شکریہ ادا کیا اور کہا کہ گو میں نے ہمیشہ ان اصحاب کے جذبات کا خیال رکھنے کی کوشش کی ہے جنہیں مجھ سے واسطہ پڑا ہے۔ تاہم اگر اپنے فرائض کی ادائیگی میں کسی کے جذبات کو مجھ سے کسی قسم کی ٹھیس لگی ہو تو میں تہ دل سے اس کی معافی مانگتا ہوں۔

آخر میں جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے مختصر تقریر فرمائی۔ جس میں قاضی صاحب کی بعض خدمات کا اعتراف اور انکی بعض مخصوص صفات کا ذکر کیا۔ مثلاً یہ کہ احکام کی تعمیل میں غیر معمولی سرعت سے کام لیتے رہے۔ ضرورت کے وقت کام میں رات اور دن لگے رہتے۔ رات کو اگر سوتے سے بھی اٹھا کر بلایا ہے تو بھی مستعدی اور پوری بشاشت سے آئے۔ نیز فرمایا کہ انکو یہ بھی خیال رہتا ہے کہ چونکہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا ہے ایسا نہ ہو کہ ان کے دیکھنے والے ان میں کوئی برا نمونہ دیکھیں۔ اور اس لئے اب اوقات اشتعال کے موقعوں پر بھی وہ اپنے جذبات کو ضبط میں رکھتے رہے ہیں۔ نیز یہ کہ جیسا کہ مولوی ابوالعطاء صاحب نے کہا وہ مبلغین اور ماتحت کارکنوں اور دوسرے لوگوں کے ساتھ اچھے برتاؤ سے پیش آتے رہے۔ مجھے یاد نہیں کہ کبھی ان سے کسی کارکن کی بدخواہی ظاہر ہوئی ہو اختلاف رائے کے باوجود وہ خیر خواہی کو نہیں چھوڑتے تھے۔

آخر میں فرمایا کہ کارکنان سلسلہ میں جو بنیادی خوبیاں ضروری ہیں۔ یعنی افسران کے احکام کی مستعدی سے پوری پوری تعمیل کرنا اور سلسلہ کے کام میں کسی قربانی سے دریغ نہ کرنا اور اپنے ساتھ کام کرنیوالوں اور ماتحتوں کے ساتھ نیک سلوک کرنا ان کا اظہار قاضی صاحب سے اچھی طرح ہوتا رہا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ جہاں وہ جائیں گے اپنی ان خوبیوں کے ساتھ جائیں گے بلکہ اور بھی ترقی کریں گے۔

پیر خلیل احمد صاحب کی نسبت فرمایا کہ پیر صاحب سے بھی مجھے بہت امیدیں ہیں۔ کیونکہ اول تو وہ ایسے خاندان کے فرد ہیں جس کے بزرگوں نے سلسلہ کی خدمت میں ہر طرح فدائیت کا ثبوت دیا۔ اور دوسرے خود پیر صاحب اپنی ذات میں ایک نیک طینت انسان اور سلسلہ کے مخلص خادم ہیں۔ تقریر ختم کرتے ہوئے جناب میر محمد اسحٰق صاحب سے درخواست کی کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تبادلہ کو

بارش ابر نگارش

محبت میں جس کی گرفتار ہوں میں ۔ عنایت کا اس کی طلبگار ہوں میں
وفاؤں کا اپنی عزادار ہوں میں ۔ جفاؤں کا ہر دم طلبگار ہوں میں
ہوا جب سے میں انکے مستوں میں شامل ۔ کئی ہوشیاروں کا ہشیار ہوں میں
مجھے اپنی فطرت پہ ہے فخر بے حد ۔ کہ صناعِ قدرت کا شہکار ہوں میں
محبت کا وہ جام میں نے پیا ہے ۔ کہ دن رات مخمور و سرشار ہوں میں
نہ کوئی تمنا نہ خواہش نہ مطلب ۔ کسی کی ادا کا پرستار ہوں میں
مرا جرم کیا ہے محبت ہے مجھ کو ۔ خطا میری کیا ہے وفادار ہوں میں
شبستانِ الفت میں پروانہ بنکر ۔ جواب تقاضائے ایثار ہوں میں
فلک بھی جھکاتا ہے سر میرے آگے ۔ کہ خاکِ درِ شاہِ ابرار ہوں میں
جو دنیا کے بندے لوبھی ہیں گندے ۔ مجھے ان سے نفرت ہے بیزار ہوں میں
تصور میں ان کے خیالات میرے ۔ علاقے کا گویا تمندار ہوں میں
شش و پنج میں پڑتی ہے جان میری ۔ کبھی رستے میں ان سے دوچار ہوں میں
ندامت ہے شانِ کریمی کی جاذب ۔ خطا کار کہدے خطا کار ہوں میں
لگا دیجے مرہم بڑی مہربانی ۔ کہ رنجور و بیکس دل افگار ہوں میں

گزرنے دو اکمل کو رضواں! نہ روکو
"خبر بھی ہے؟ کس کا گنہگار ہوں میں"

الفضل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
قادیان دارالامان مورخہ ۱۶ - جمادی الاول ۱۳۵۸ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ممانعتِ سود کے متعلق اسلامی تعلیم کی خوبی کا اعتراف

اسلام کے ان پُر حکمت احکام میں سے جن پر اس زمانہ میں ایک طرف تو غیروں نے بڑے شد و مد کے ساتھ حملے کئے۔ اور دوسری طرف انہوں نے ان کی ایسی تاویلات اور تشریحات کیں۔ جو تعلیم اسلام کے سراسر خلاف۔ مگر مخالفین اسلام کے منشا کے عین مطابق تھیں۔ ایک ممانعت سود کا حکم ہے۔ اسلام نے سُود کو نہایت ہی نقصان رساں اور تباہ کُن چیز قرار دیتے ہُوئے سختی کے ساتھ اسکی ممانعت کی ہے۔ نہ صرف سُود لینا ناجائز قرار دیا ہے۔ بلکہ سُود دینا بھی گناہ ٹھہرایا ہے۔ اور یہاں تک فرمایا۔ کہ فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ و رسولہ۔ اگر تم سودی لین دین سے باز نہیں آؤ گے تو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ۔ یعنی تمہیں اللہ اور رسُول کا دُشمن سمجھا جائے گا۔ اور دُشمن کے ساتھ جو سلوک ہونا چاہیئے۔ وُہ تمہارے ساتھ کیا جائے گا۔

مگر باوجود اس کے کہ اسلام نے سُود کی ممانعت کے متعلق اس قدر واضح ارشاد فرمایا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی بے حد مذمت فرمائی۔ مسلمانوں میں ایسے لوگ پیدا ہو گئے جنہوں نے ادعا کیا۔ کہ موجودہ زمانہ میں سودی لین دین کے سوا گزارہ ہونا محال ہے۔ یا پھر عجیب و غریب تاویلوں کے ذریعہ یہ ثابت کرنا چاہا۔ کہ اسلام نے جس چیز کا نام سُود رکھا۔ اور جس سے منع کیا۔ وُہ اور تھا۔ اور جو آج کل مرّوج ہے۔ وُہ اور ہے۔ مگر دُنیا دیکھ رہی ہے۔ اور نتائج بتا رہے ہیں کہ سودی لین دین خواہ کسی شکل و صورت میں اختیار کیا جائے۔ اور وہ خواہ کتنا ہی خوشنما اور نفع رساں نظر آئے۔ انجام کار سخت نقصان رساں ہے۔ اس قدر نقصان رساں کہ اس کے حامیوں اور دلدادوں کے لئے بھی اعتراف کئے بغیر چارہ نہیں۔

سکھوں کے ایک با اثر اخبار "شیر پنجاب" (۱۸ - جون) نے "سُود خوری کے عواقب" کے عنوان سے ایک مضمون لکھا ہے جسے ان الفاظ سے شروع کیا گیا ہے:۔

"ہم اسلام کے اس حکم پر مذاق اڑایا کرتے تھے۔ کہ سود حرام ہے۔ لیکن اب ہم پر یہ حقیقت منکشف ہو گئی ہے۔ کہ مسلمانوں کو سُود خوری سے بچا کر حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مسلمانوں پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ اور انہیں خوفناک اخلاقی گراوٹ اور یہودیوں کے سے انجام سے بچا لیا ہے۔"

ایک اسلامی حکم کی جو عرصہ سے غیروں اور ایک طبقہ کے مسلمانوں کی آنکھ میں کھٹکتا چلا آرہا ہے۔ خوبی کا یہ نہایت شاندار اعتراف ہے۔ جو ایک سکھ اخبار نے کیا ہے۔ اور پھر جو دلائل اور واقعات پیش کئے ہیں۔ ان سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ اسلام نے جن خطرات سے آگاہ کیا ہے۔ وُہی سودی کاروبار کرنے والوں کو پیش آتے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"ہمیں گذشتہ چند ماہ میں ساہوکاروں کے کیریکٹر کا مطالعہ کرنے کا موقعہ ملا ہے اور ہم ایمانداری کے ساتھ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ کالے قوانین اور دوسری سزائیں آدمیوں کی طرف سے نہیں۔ بلکہ قدرت کی طرف سے ساہوکاروں کو مل رہی ہیں۔"

گویا فاذنوا بحرب من اللہ کا نتیجہ ہے۔

سُود خوری کے نقصانات کے سلسلہ میں ایک بات یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ "اس پیشہ سے انسان جہاں روپیہ کا عاشق ہو کر کائر اور بُزدل بن جاتا ہے وہاں سنگدل اور ظالم بھی ہو جاتا ہے۔" اور پھر ہندو اور سکھ سود خواروں کے ظلم و ستم کے نہایت دردناک واقعات پیش کئے ہیں۔ اور آخر میں لکھا ہے:۔

"ان کی بُزدلی و خود غرضی اب ضرب المثل بن چکی ہے۔ ہمدردی۔ اخوت احسان۔ اور اوپکار کے جذبات کا ان میں نقدان ہوتا جارہا ہے۔ اور دُنیا کی نگاہوں میں یہودیوں کی طرح دن بدن ذلیل ہوتے جارہے ہیں۔"

اس اعترافِ حقیقت سے ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیئے۔ جو مسلمان کہلا کر سودی لین دین کرتے ہیں۔ اور یہ کہتے ہُوئے ذرا نہیں شرماتے۔ کہ موجودہ زمانہ میں اسلام کے اس حکم پر عمل کر کے کوئی قوم نہ تو ترقی کر سکتی ہے۔ اور نہ زندہ رہ سکتی ہے۔ حالانکہ وُہ لوگ جو سود خوری میں سر سے لے کر پاؤں تک غرق ہیں۔ ان کا تجربہ اس کے بالکل اُلٹ ہے۔ اور وُہ چِلّا چِلّا کر اس کے اجتماعی اور انفرادی نقصانات کا اعتراف کر رہے اور سود خوری ترک کر دینے پر زور دے رہے ہیں۔ چنانچہ اخبار مذکور نے بھی سود خوری کی طول و طویل داستانِ مصیبت بیان کرنے کے بعد لکھا ہے:۔

"الغرض اگر سکھ زندہ رہنا چاہتے ہیں اگر وُہ عزت کے ساتھ ملک میں رہنا چاہتے ہیں۔ عزت کی زندگی چاہتے ہیں۔ خوشحال و آسودہ بننا چاہتے ہیں۔ دھارمک اور اخلاقی طور پر بلند ہونا چاہتے ہیں۔ تو سُود خوری کا پیشہ انہیں چھوڑ دینا چاہیئے۔ ورنہ یاد رکھو۔ سود خوروں اور زر پرستوں کا انجام وُہی ہو گا۔ جو جرمنی۔ آسٹریا۔ اور اٹلی میں یہودیوں کا ہو رہا ہے۔"

اس سے ظاہر ہے۔ جو لوگ سُود خوری کو کسی رنگ میں بھی مفید اور نفع رساں سمجھتے ہیں۔ وُہ سخت غلطی میں مبتلا ہیں۔ اور دیدہ دانستہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال رہے ہیں اصل حقیقت وُہی ہے۔ جو معاصر "شیر پنجاب" نے تسلیم کی ہے۔ کہ سود خوری کا نتیجہ قومی اور انفرادی اخلاق کی تباہی اور ذلت و رسوائی کے سوا کچھ نہیں نکل سکتا اور انہی وجوہات کی بناء پر اسلام نے اسے سختی کے ساتھ روکا۔ اور اس کے خلاف نہایت پُر زور آواز بلند کی ہے اور ساتھ ہی اس کے نقصانات سے تفصیل کے ساتھ آگاہ کر دیا ہے۔

مُسلمان احرار کو کیا سمجھتے ہیں؟

احرار اپنے مونہہ سے خواہ کچھ کہتے پھریں۔ لیکن ان کی حقیقت سب پر واضح ہے۔ امرتسر میں جسے احرار اپنا بہت بڑا مضبوط اڈا سمجھتے ہیں۔ ۲۴ - جون کو زیر صدارت شیخ صادق حسن صاحب بیرسٹر ایٹ لاء ایک جلسہ منعقد ہُوا۔ جس میں صدر نے تقریر کرتے ہُوئے جہاں یہ کہا۔ کہ:۔

"احراری جلسوں میں روزانہ ذاتیات پر حملے کرتے ہیں۔ جس کو میں کمینہ پن سمجھتا ہوں۔"

وہاں یہ بھی اعلان کیا۔ کہ "کانگرس نے احرار کو اپنا آلہ کار بنا رکھا ہے۔ جو اپنے ان آقاؤں سے وزارتیں حاصل کرنے کے خیال سے سادہ لوح مسلمانوں میں نفاق ڈال کر ان کو خانہ جنگی میں مشغول رکھنے کی کوششوں میں مصروف رہتے ہیں۔"

دیگر مقررین نے بھی احرار کی فتنہ انگیزیوں کا ذکر کیا اور انہیں مسلمانوں کا دشمن ثابت کیا جن لوگوں کی اپنوں کے نزدیک یہ حیثیت ہو۔ نہ معلوم وہ اس قسم کا ادعا کس مونہہ سے کرتے ہیں۔ کہ تمام مسلمانوں کی ہمدردی ان کے ساتھ ہے اور وُہ ان کو اپنا نمائندہ قرار دیتے ہیں۔ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فلسفۂ مسائل حج

معرفت الٰہی کے متعلق چند ضروری امور

از ابوالبرکات جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

۵

قانونِ قدرت اور قانونِ شریعت

اللہ تعالےٰ نے اپنی ہستی کی معرفت اور شناخت کے لئے دو طرح کے طریق پیش کئے ہیں۔ ایک قانونِ قدرت کے ذریعہ۔ دوسرے قانونِ شریعت کے ذریعہ قانونِ قدرت کے ذریعہ جو طریقہ پیش کیا گیا ہے۔ اس سے خدا تعالےٰ کی معرفت عقل کے ساتھ غور و تدبر کرنے سے حاصل ہوتی ہے اور یہ درجہ معرفت کا ادنیٰ ہے۔ جس میں انسانی عقل صرف ضرورتِ صانع تک خدا تعالےٰ کی معرفت کو حاصل کر سکتی ہے۔ اور فلسفی لوگ جو فلسفہ اور حکمت پر دار و مدار رکھتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ ان کی آنکھ نے اپنی عقل اور بصیرت سے معرفتِ صانع کے متعلق اسی درجہ تک رسائی حاصل کی۔ کہ اس عالم کا جو نظامِ کامل۔ اور ترتیبِ محکم سے وابستہ ہے۔ کوئی صانع ہونا چاہیئے۔ لیکن اس درجہ معرفت تک پہونچنے سے ان کی عقل قاصر رہی کہ یقیناً وہ صانع موجود بھی ہے۔ اور اس تک پہونچنے کی سبیل کیا ہے۔

لیکن قانونِ شریعت جس پر ہزاروں اور لاکھوں انسان چل کر خدا تعالےٰ کے مقرب اور واصل ہوئے۔ جو نہ صرف اس درجۂ معرفت کو حاصل کرنے والے ہوئے۔ کہ صانعِ عالم کا وجود واقعی یقیناً موجود ہے۔ بلکہ خود صانعِ عالم کی انا الموجود کی آواز انہوں نے اپنے روحانی کانوں سے سُنی اور پھر اس سے ہمکلام ہوئے۔ اور خدا کے کلام جو ہزاروں طرح کے علم اور قدرت کے رازوں پر مشتمل تھا۔ نشانوں کے رنگ میں آپ نے ایک دُنیا کو بھی خدا کا عارف اور واصل بنا دیا۔ جیسا کہ کعبہ کے حجاج اور زائرین کا ہر سال اجتماعِ عظیم اسی معرفتِ حقہ کا نتیجہ ہے اور جیسا کہ اس زمانہ میں بھی۔ اور اس بستی میں بھی خدا کے مسیح ہاں مسیح محمدی نے اپنی قوتِ قدسیہ کی مقناطیسی کشش سے سعید روحوں کو خدا کی طرف عارف بنا کر کھینچا۔

حج ایک خدا نما آئینہ ہے

شریعتِ حقہ کا ہر رکن آئینہ خدا نما ہے اسلام میں نماز کو بھی خدا تک پہونچنے کا ذریعہ ٹھہرایا گیا۔ اور روزہ کو بھی اسی طرح زکوٰۃ اور حج اور جہاد فی سبیل اللہ کو بھی۔ نماز سے اگر ایک طرف ان الصلوٰۃ تنھٰی عن الفحشاء والمنکر کے الٰہی ارشاد کے ماتحت گناہوں کی سفلی زندگی کی میل کچیل دور کی جاتی ہے تو دوسری طرف بحکم اقم الصلوٰۃ لذکری۔ اور حدیث الصلوٰۃ معراج المومن یہی نماز اللہ تعالےٰ کی یاد کا ذریعہ اور خدا تعالےٰ کے قرب کے حصول کے لئے مومن کے لئے زینہ اور سیڑھی ہے۔ اسی طرح روزہ بھی حسبِ ارشاد لعلکم تتقون اور حدیث قدسی الصوم لی وانا اجزی بہ تمام قسم کے گناہوں سے بچنے کا ذریعہ اور خدا تعالےٰ کو روزہ کی جزا قرار دیا گیا ہے۔ یعنی روزہ کے ذریعہ خدا ملتا ہے اور زکوٰۃ کو بھی بحکم خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم روحانی طہارت اور قلبی پاکیزگی کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے اور حج کی نسبت فرمایا۔ حجوا فان الحج یغسل الذنوب کما یغسل الماء الدرن۔ یعنی حج کرو۔ اس لئے کہ حج گناہوں کو دھو ڈالتا ہے جیسے پانی میل کچیل کو۔ نیز فرمایا۔ کہ الحج من اعظم سبیل اللہ یعنی حج خدا تک پہونچنے کی سب راہوں سے بہت بڑی پُرعظمت راہ ہے۔ نیز فرمایا۔ الحج المبرور لیس لہ جزاء الا الجنۃ۔ یعنی ایسا حج جو محض خدا کے لئے نیکی کی غرض سے کیا جائے۔ اس کی جزا یہی ہے۔ کہ جنت ملے۔

شعائر اللہ کی زیارت

دُنیا میں خدا تعالےٰ کی کامل معرفت کے حصول کا ذریعہ خدا تعالےٰ کے نبیوں اور رسولوں کا وجود ہوتا ہے۔ اس لئے کہ خدا تعالےٰ اپنی صفتِ علم اور صفتِ قدرت کی تجلی کو ہر ایک نبی اور رسول کے ذریعے تجدید کے طور پر ظاہر فرماتا رہتا ہے۔ اور گو نظامِ عالم کی ہر ایک چیز اپنی کیفیت اور کمیت کے لحاظ سے خدا تعالےٰ کی صفتِ علم اور صفتِ قدرت کی تجلی کی اپنے اپنے دائرہ وجود کے موافق حامل بنائی گئی ہے اور عارف انسانوں کے لئے حسب مقولہ وفی کل شیءٍ لہ اٰیۃ۔ تدل علیٰ انہ واحدٌ ہر ایک چیز خدا تعالےٰ کی ہستی و وحید کا پتہ دے رہی ہے۔ لیکن شریعتِ حقہ اسلامیہ وہ شاہرہ ہے جس کے ذریعہ خدا تعالےٰ کی صفتِ علم اور صفتِ قدرت کی تجلی تمام قسم کی تجلیات سے بڑھ کر تجدید کی شان کے ساتھ جلوہ دکھاتی ہے۔ اور طالبانِ معرفتِ الٰہیہ کو اپنے انوارِ خاصہ سے منور کرتی ہے۔ اس کی مثال خانہ کعبہ کا حج ہے۔ جس میں اللہ تعالےٰ کی صفتِ علم اور صفتِ قدرت جن کے ماتحت تمام صفاتِ الٰہیہ کی تجلیات ظہور فرما ہوتی ہیں ہر سال جدید میں اپنی شانِ تجدید کے ساتھ ظاہر ہوتی ہیں۔ جس کے مشاہدہ سے حج پر جانے والوں کو خدا نظر آجاتا ہے۔ اور ہزاروں قلوب جو محجوب ہوتے ہیں۔ حج کے ذریعہ شعائر اللہ کو مشاہدہ کرنے سے جو خدا تعالےٰ کی صفتِ علم اور قدرت کی تجلی کا مظہر ہونے سے آئینہ خدا نما کی حیثیت رکھتے ہیں۔ حجابوں سے باہر نکل آتے ہیں۔ اور انوارِ معرفت سے ان کی آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں۔

بیت اللہ کی تاریخ

کعبہ جو تاریخ سے ثابت ہے۔ کہ طوفانِ نوح کے ویران کن تند سیلابوں نے عرب کی سرزمین کو ریگستان بنا دیا (جیسا کہ بنائے کعبہ کی فصل میں اس کا مفصل ذکر آئندہ بیان کیا جائیگا) خدا کی قہری اور جلالی تجلی سے جس طرح موسےٰ کے وقت کوہ طور آتشین مادہ کے جوش مارنے اور ابلنے سے اڑا اور ٹکڑے ٹکڑے ہو کر اڑا۔ اسی طرح اس سیلابِ عظیم کے ذریعہ مکہ شہر اور کعبہ جو کوہ طور کی طرح کوہ فاران کی تجلی کا مظہر تھا۔ نذرِ آب ہو کر نابود ہو گیا اور اصنام ود اور سواع اور یغوث اور یعوق اور نسر کے پجاریوں اور مشرکوں کی بیہودہ رسومات کے باعث مکہ اور کعبہ کیا نابود ہوا۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ لوگوں کی شامتِ اعمال کے سبب خدا نے اپنا چہرہ دنیا والوں سے چھپا لیا۔ اور ایک مدت تک روبنقاب رہا۔ اور ابراھیمؑ اور اسمٰعیلؑ کے ذریعہ اپنی تجلیٔ اعظم کی تجدید فرمانے کی غرض سے کعبہ کی بنیادوں کو پھر کھڑا کیا اور وہ عمارت جو کالعدم ہو کر خلعتِ وجود سے محروم ہو چکی تھی۔ اور اس محرومی سے دُنیا بھی ایک بہت بڑی سعادت سے محروم ہو چکی تھی۔ حسبِ ارشاد واذ یرفع ابراھیم القواعد من البیت واسمٰعیل پھر اُسے تجدیداً بیت اللہ کی حیثیت عطا کی گئی۔ اور پھر دُنیا کے نصیب جاگے۔ اور خدا تعالےٰ کا چہرہ دیکھنے کے مشتاقوں کے لئے دیدار کی راہ کھلی لیکن اس خیال سے کہ اس ویرانہ میں کون آئے گا۔ ابراھیمؑ نے مکہ کی مُردہ اور ویران بستی کو جو سنسان پڑی تھی۔ خدا تعالےٰ کی آواز کو بلند کرنے کے لئے اذن فی الناس بالحج کے حکم کی تعمیل میں اپنی آواز کو بلند کیا۔ اور خدا تعالےٰ کی بشارت پر جو یاتوک رجالاً وعلیٰ کل ضامرٍ یاتین من کل فجٍ عمیق کے الفاظ میں آپ کو سُنائی گئی۔ ایمان لایا۔ کہ مکہ کی ویران بستی یقیناً خدا کی بشارت کے مطابق آباد ہوگی۔ ہاں ایک مُردہ بستی کا دوبارہ احیاء بے شک وقوع میں آئے گا۔

احیاءِ مکہ کی بشارت

تب ابراہیمؑ نے احیاء کی بشارت کے متعلق انّٰی یحیی ھذہ اللہ بعد موتھا کے الفاظ میں مدت احیاء کی کمیت کے متعلق سوال کیا جس کا جواب فاماتہ اللہ مائۃ عام ثم بعثہ اور کم لبثت اور بل لبثت مائۃ عام کے الفاظ میں دیا گیا۔ کہ بنیاد تو ابھی تیرے ذریعہ رکھی گئی ہے کہ ہاجرہ اور اسمٰعیل دونوں ہجرت کرنے سے یہاں آباد ہوں۔ اور یہ تیری طرف سے گویا ایک قسم کا چندہ ہے۔ جو اس ویران بستی کی آبادی اور اس کے احیاء کے لئے پیش کیا گیا ہے۔ کہ دونوں اس جگہ سکونت کی غرض سے قیام کریں۔ تا عرب کی آبادی کے لئے ہاجرہ سب کی ماں قرار پائے۔ اور اسمٰعیل سب کا باپ اور اس طرح یہ سلسلہ آبادی کا بڑھتے بڑھتے سو سال تک مکہ کو آباد شہر بنا دیگا۔ آیت الم تر الی الذی حاج ابراھیم سے ابراہیم کا ذکر شروع ہو کر آیت واذ قال ابراھیم رب ارنی کیف تحی الموتی تک بلحاظ ایک طرح کے سیاق وسباق کلام کے ابراہیم علیہ السلام کا ہی ذکر معلوم ہوتا ہے۔ ورنہ اگر آیت کم لبثت میں کمیت کا سوال اور کسی کا سمجھا جائے۔ اور آیت کیف تحی الموتی میں کیفیت کا سوال ابراہیم کی طرف سے تو اس سے تناسب معنوی کے لحاظ سے یہ بات دل میں کھٹکتی ہے۔ اور اس صورت میں کہ کمیت اور کیفیت دونوں کا سوال ابراہیم ہی کی طرف سے تھا۔ او کالذی کے فقرہ میں الذی حرف ہوگا نہ اسم جس کے معنی ہوں گے کہ یا اس واقعہ کی مثل کہ گزرا ابراہیم ایک بستی پر اور وہ ویران بستی بھی مکہ کی بستی تھی۔ اور الذی حرف ولئن اتبعت بعد الذی جاءک من العلم کے الذی کی طرح حرف واقع ہوا ہے۔ پھر کمیت مدت کا علم ہو جانے پر ابراہیم نے واذ قال ابراھیم رب ارنی کیف تحی الموتی کے الفاظ میں کیفیت احیاء کے متعلق بھی سوال پیش کر دیا۔ اور یہ سوال اس بناء پر اٹھایا۔ کہ ہاجرہ اور اسمٰعیل کو تو کعبہ کے پاس لا کر بسایا گیا۔

مکہ کے متعلق حضرت ابراہیمؑ کی دُعا اور اس کی قبولیت

اب دوسرے لوگ کہاں سے آئیں جن کے ذریعہ آبادی کا سامان پیدا ہو۔ کیونکہ عام لوگ جو محض دنیوی مفاد کی غرض سے کہیں جا کر آباد ہوتے ہیں۔ وہ دنیوی مفاد کا سامان اور ذریعہ بھی اس ویران ملک میں پایا نہیں جاتا۔ دوسرے خاص لوگوں کی آبادی جو اللہ تعالےٰ کے دین کے لئے اور حج کعبہ کی غرض سے ہاجرہ اور اسمٰعیل کی طرح جو ابراہیم علیہ السلام کے دعائیہ الفاظ کے مطابق کہ عند بیتک المحرم ربنا لیقیموا الصلوٰۃ صرف عبادت کے لئے یہاں آئیں اور بود و باش اختیار کریں۔ ان کے لئے بھی مشکلات کی صورت درپیش تھی۔ اس طرح کہ حضرت ابراہیم خدا کے نبی اور رسول تھے۔ اور خدا کے نبی اور رسول روحانی مردوں کو زندہ کرنے کے لئے آتے ہیں۔ لیکن نبیوں اور رسولوں کی مخالفت بھی دنیا کے لوگ سخت کرتے ہیں۔ اور باوجود اتمام حجت پھر بھی حق کو قبول کرنے سے اعراض کرتے ہیں۔ اور انکار پر ضد اور اصرار کرتے ہیں۔ چنانچہ خود حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں جلانے لگے تھے اور باوجودیکہ آپ نے بادشاہِ وقت کے دربار میں اتمام حجت دلائل سے اس حد تک کر دی کہ فبھت الذی کفر سے اس کا مبہوت اور حیران رہ جانا سب درباریوں پر ظاہر ہو گیا۔ مگر ان حالات میں بھی وہ ایمان نہ لایا۔ تو ظاہری اسباب کے لحاظ سے یہ کس قدر مایوس کن حالات تھے جو ابراہیم علیہ السلام کو پیش آئے۔ ان حالات کو مشاہدہ کرنے کے بعد عرض کیا کہ ایسے روحانی مردے جو اسلامی روح سے زندہ ہو کر کعبہ کی طرف آنے کے مشتاق ہوں اور مکہ میں آباد ہوں۔ وہ کس طرح زندہ ہوں گے کہ ان کے زندہ ہونے سے انکا اس طرح آنا بھی متوقع ہو سکے۔ اسی وجہ سے ظاہری اسباب کے مخالف ہونے پر نظر رکھتے ہوئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بلحاظ بشریت رب ارنی کیف تحی الموتی کے الفاظ میں سوال کیا کہ جب لوگوں کی روحانی اور اسلامی زندگی کا ذریعہ صرف نبی اور رسول کی آواز پر لبیک کہنے اور اس کی اطاعت میں ہی ہے۔ تو پھر یہ کیونکر ممکن ہے کہ لوگ نبی کی تو مخالفت کریں۔ اور پھر وہ اسلام کے اندر بھی آ جائیں۔ اور جب قانون قدرت سے یہ بات ظاہر ہے۔ کہ بارش جس سے مردہ زمین زندہ ہوتی ہے۔ اس کے آنے سے پہلے ٹھنڈی ہوائیں چلتی ہیں۔ پھر بادل پیدا ہو جاتے ہیں۔ پھر بارانِ رحمت کا نزول ہوتا ہے۔ لیکن مطلع صاف اور سخت گرمی کے وقت بارش کے لئے کیونکر امید پیدا ہو۔ اس پر اللہ تعالےٰ نے حضرت ابراہیم کو کیفیتِ احیاء کے سوال کے جواب میں پہلے تو یہ فرمایا کہ اولم تؤمن یعنی اے ابراہیم کیا تو ہماری اس بات پر جو بطور بشارت یاتوک رجالاً وعلی کل ضامر کے الفاظ میں دی ہوئی ہے ایمان نہیں رکھتا۔ حضرت ابراہیم نے کہا بلیٰ یعنی کیوں نہیں ایمان تو رکھتا ہوں ولکن لیطمئن قلبی۔ لیکن چونکہ ان بشارتوں کا ظہور آخر اسباب کی صورت ہی اختیار کریگا پس تمنا ہے کہ اسباب کی موافقت کا منظر بھی کچھ نظر آنے لگے تا دل کو اطمینان اور تسلی ہو۔ مطلب یہ کہ خالق الاسباب خدا جلدی سے نئے اسباب کرے تا ان بشارتوں کو جو دی گئی ہیں میں بھی اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھ لوں۔ اور چونکہ وحی بشارت کے الفاظ یاتوک میں کاف خطاب سے اس بشارت کا پورا ہونا حضرت ابراہیم کی ذات سے بھی تعلق رکھتا تھا۔ اس لئے حضرت ابراہیمؑ نے اپنی ذات اور بشارت دونوں کے متعلق ظہور میں آنے کی مصداق حالت پر نظر رکھتے ہوئے ولکن لیطمئن قلبی کے فقرہ میں اپنے قلب کے لئے اطمینان کی تمنا کا اظہار کیا۔ اور اسی مقصد کے حصول کے لئے آپ نے دُعا بھی کی۔ کہ رب اجعل ھذا البلد امنا اور فاجعل افئدۃ من الناس تھوی الیھم وارزقھم من الثمرات لعلھم یشکرون (ابراہیم) کہ یہ مکہ شہر بھی بنے اور پھر امن والا شہر بنے۔ اور لوگوں کے دل اس جگہ کے رہنے والوں کی طرف مائل رہیں اور چونکہ مکہ وادی غیر ذی زرع میں ہے۔ اس لئے اس جگہ پھلوں کے ذریعہ رزق کا سامان مہیا فرماتے رہنا۔ تا یہ اس طرح شکر بجا لانے والے ہوں۔

چنانچہ یہ دُعا جو کعبہ کے پاس کی گئی تھی قبول فرمائی گئی۔ مکہ کو ایسا امن کا شہر بنایا کہ وہ حوادث و آفات ارضی و سماوی سے آج تک امن میں ہے۔ اور اس کے ارد گرد وہ امن نہیں چنانچہ سورۃ عنکبوت میں فرمایا اولم یروا انا جعلنا حرما اٰمنا ویتخطف الناس من حولھم یعنی یہ لوگ کیا بنظر غور نہیں دیکھتے کہ حرم کو امن کی جگہ ہم نے بنایا۔ اور ان کے ماحول میں دوسرے لوگوں کو یہ امن میسر نہیں بلکہ نہ ان کی جانیں محفوظ ہیں۔ نہ ہی ان کا مال و متاع محفوظ ہے۔ اور دوسری جگہ سورۃ قصص میں فرمایا اولم نمکن لھم حرما اٰمنا یجبی الیہ ثمرات کل شیء رزقا من لدنا ولکن اکثر الناس لا یعلمون یعنی ہم نے حرم کو ان لوگوں کے لئے جو سکنائے حرم ہیں امن کی جگہ بنا رکھا ہے۔ اور ہر طرح کے پھل اس کی طرف کھنچے چلے آتے رہیں۔ یہ رزق ہماری خاص مشیت کے ماتحت ہونے سے ہماری ہی جناب سے سمجھنا چاہیئے۔ لیکن اس اعجاز رزاقیت کو دیکھتے ہوئے پھر اکثر لوگ ایسے بھی ہیں جنہیں اس بات کا علم ہی نہیں کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دُعا کے نتیجہ میں خاص مشیت کے ماتحت رزق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا سامان پھلوں کی صورت میں مہیا ہوتا ہے۔ سورۂ قریش میں فرمایا فلیعبدوا رب ھذا البیت الذی اطعمھم من جوع و اٰمنھم من خوف یعنی قریش، لوگ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل میں ہیں انہیں تو اس گھر کے مالک خدا کی ہی عبادت کرنا چاہئے۔ جو انہیں بھوک کے وقت کھانا کھلاتا ہے۔ اور خوف سے امن کی حالت میں رکھتا ہے۔

چنانچہ آج تک یہ حضرت ابراہیمؑ کی دعا ہی کا اثر ہے اور اعجازی اثر ہے۔ کہ لوگ بھی وہاں کھنچے جاتے ہیں۔ اور ہزاروں نے وہاں ہجرت اختیار کر رکھی ہے۔ اور وہیں کی سکونت اور بود و باش بنالی ہے اور ہزاروں لاکھوں مختلف اطراف عالم سے وہاں حج کعبہ کی عبادت کی غرض سے بھی جاتے ہیں۔ اور ہر سال اجتماع عظیم نئے سے نئے زائرین سے خدا تعالیٰ اپنے گھر کی رونق اور عبادت کے لئے مہیا فرماتا رہتا ہے۔

اسلام کی پہلی کتاب

ملک محمد عبداللہ صاحب مولوی فاضل کارکن نظارت تالیف و تصنیف نے اس نام کی ایک درسی کتاب تالیف کی ہے جس میں سوال و جواب کے طرز پر اسلام کے اہم اور ضروری مسائل بیان کئے گئے ہیں۔ زبان آسان اور عام فہم ہے۔ اسلام کی تعریف اور دوسرے مذاہب پر فضیلت۔ اسلام کے ارکان، نبی کا کام، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مختصر حالات، سنت اور حدیث کی تعریف، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کچھ حالات اور خلافت ثانیہ کا تھوڑا سا ذکر اس میں کیا گیا ہے نیز فضیلت اسلام۔ مدح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم۔ تعریف قرآن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام بھی درج کیا گیا ہے۔ غرض چھوٹے بچوں کے لئے ایک مفید تصنیف ہے جسے نظارت تعلیم و تربیت نے نصرت گرلز ہائی سکول قادیان کی چھٹی جماعت کے لئے بطور کتاب منظور کیا ہے۔ قیمت ایک آنہ فی جلد۔

ملنے کا پتہ
محمد عنایت اللہ تاجر کتب قادیان

چیف ایڈیٹر روزنامہ نیشنل کانگرس کے نام کھلی چٹھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شریمان ڈاکٹر ستیہ پال جی چیف ایڈیٹر روزنامہ نیشنل کانگرس لاہور

تسلیم! میں آپ کے روزنامہ نیشنل کانگرس کا اس کی پیدائش کے وقت سے نامہ نگار ہوں۔ سب سے پہلی چٹھی کے جواب میں مجھے روزنامہ نیشنل کانگرس کے دفتر سے ایک لمبا چوڑا خط (جس کے سرورق پر "طاقت سچائی اور اتحاد میں مضمر ہے" کا دلکش موٹو انگریزی زبان میں چھپا ہوا ہے۔ اور بعنوان پرچیف ایڈیٹر ڈاکٹر ستیہ پال ایم۔ ایل۔ اے پریذیڈنٹ پنجاب پراونشل کانگرس کمیٹی کے الفاظ مطبوع ہیں) موصول ہوا۔ جس میں آپ کے دفتر نے اپنے اخبار کی نامہ نگاری کے لئے ضروری ہدایات تحریر کیں۔

ہدایات کی دوسری شق میں ارشاد گرامی انگریزی زبان میں یوں مندرج ہے۔

"آپکی خبریں روزنامہ نیشنل کانگرس کے پروگرام اور پالیسی کے عین مطابق ہونی چاہئیں یعنی خالصۃً نیشنلسٹ اور قوم پرستانہ بالکل غیر فرقہ وارانہ اور کلیۃً امپرسنل یعنی غیر ذاتیانہ ہوں"

یہ الفاظ پڑھ کر میرے دل میں روزنامہ نیشنل کانگرس کی وقعت بہت بڑھ گئی۔ اور میں پوری کوشش سے اپنے فرائض مفوضہ کی بجا آوری میں ساعی ہوا۔

پیشتر ازیں روزنامہ ملاپ لاہور سے بھی میرے نامہ نگاری کے تعلقات رہے ہیں۔ تھوڑا عرصہ روزنامہ تیج دہلی سے بھی معمولی سا تعلق ہوا۔ مجھے ان پرچوں کو دیکھنے سے اس امر سے روحانی تکلیف ہوتی تھی۔ کہ دعوے تو وہ قوم پرستی کے کرتے ہیں۔ لیکن ان کے ہر پرچہ سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا وہ مسلمانوں کی تخریب کے لئے ہی منصۂ شہود پر لائے گئے ہیں۔ چونکہ اس قسم کی فرقہ پرستی کے متعفن مواد سے مجھے سخت ذہنی تکلیف ہوئی۔ اس لئے میں نے ان کی طرف چنداں توجہ نہ دی لیکن روزنامہ نیشنل کانگرس کو مستقبل مذکورہ ہدایات کی روشنی میں مجھے نہائت شاندار نظر آیا۔ اور مجھے امید تھی کہ آپ ایسا محب وطن نہ صرف پنجاب میں بلکہ تمام ملک میں اپنے دلکش موٹو کے مطابق سچائی اور حقیقی اتحاد کا علمبردار ثابت ہوگا۔ اور آپ ملک میں ایک ایسی رو چلانے میں کامیاب ہوں گے جس سے مختلف الخیال قومیں ملک کی بہبودی اور مفاد کے لئے ایک بلند و بالا پلیٹ فارم پر کھڑا ہو سکیں گی۔ لیکن مجھے بہت افسوس ہے کہ میں دلی تاسف کے ساتھ آج ایک کافی عرصہ تک نیشنل کانگرس کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ افسوسناک رائے ظاہر کرنے پر مجبور ہوا ہوں۔ کہ روزنامہ نیشنل کانگرس فی الحقیقت ایک نام نہاد نیشنل پرچہ ہے۔ اور میری رائے میں وہ اپنے نصب العین کے مطابق اتحاد اور سچائی کی تلقین کے دعوے میں پورا نہیں اترا۔ اس لئے کہ ایک عرصہ سے میں دیکھ رہا ہوں۔ کہ آپ کے دفتر نے نامہ نگاری کے لئے جو ہدایات مجھے بھجی ہیں۔ وہ خود ان کی خلاف ورزی کر رہا ہے۔ اور آپ چیف ایڈیٹری کے نہائت ذمہ وارانہ فرائض کو سنبھالے ہوئے اتنا نہیں دیکھتے۔ کہ آپ کا پرچہ آپ کے دعوؤں کے مطابق خالصۃً نیشنلسٹ اور کلیۃً غیر فرقہ وارانہ خبریں شائع کر رہا ہے یا بالکل غیر نیشنلسٹ اور سراسر فرقہ پرستانہ۔

آپ کے اخبار نے حیدر آباد میں آریوں کی بالکل فرقہ پرستانہ غیر نیشنلسٹ ایجی ٹیشن کی خبریں اپنے مبینہ اصول کے خلاف نہائت اہتمام اور ہمدردی کے ساتھ نمایاں طریق سے شائع کیں۔ پھر رسوائے عالم غداران ملت اسلام احرار کی مفسدانہ سرگرمیوں کو آپ کا اخبار اس رنگ میں شائع کر رہا ہے۔ جیسے وہ ان کا خاص الخاص آرگن ہے۔ مثال کے طور پر میں احرار کی احمدیہ جماعت کے مرکز قادیان میں نام نہاد "تبلیغ کانفرنس" منعقد کرنے کی خبریں پیش کرتا ہوں۔ وہ اخبار جس کے نامہ نگاروں کو یہ ہدائت دی جاتی ہے۔ کہ وہ بالکل غیر فرقہ وارانہ اور کلیۃً قوم پرستانہ خبریں ارسال کریں۔ نہائت تزک و احتشام سے چوکھٹوں میں جلی حروف میں احرار کی تبلیغ کانفرنس کی خبریں شائع کرتا ہے۔ اور مکرر سہ کرر اپنے ناظرین کو اس میں شمولیت کے لئے نمایاں الفاظ میں قادیان چلو قادیان چلو قادیان چلو۔ کا پیغام پہونچاتا ہے۔

ڈاکٹر صاحب! میں آپ سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ نام نہاد "تبلیغ کانفرنس" کا قوم پرستی اور نیشنل کریڈز سے کیا تعلق ہے کیا آپ دیانتداری سے بتا سکتے ہیں۔ کہ "کانگرس کی پالیسی اور پروگرام پر چلنے" کا دعویدار اخبار احرار کی "تبلیغ کانفرنس" (جس میں انہوں نے اپنے اعلان کے مطابق قادیان کے احمدیوں کو "ختم نبوت کا حقیقی مفہوم" سمجھانا تھا) ملک کی آزادی کے لئے کس لحاظ سے مفید سمجھتا ہے۔ کیا اب آزادی کا مسئلہ مسلمانوں کے اختلافی مسائل پر مباحثوں کے تماشے دیکھنے کی شکل میں تبدیل ہو رہا ہے۔ کیا مسئلہ ختم نبوت کی تبلیغ اور سلسلہ احمدیہ کے پیشواؤں کو گالیاں دینے سے انگریز آپ کو "پورنا سوراجیہ" دے دے گا؟ کیا مسٹر سبھاش چندر بوس کا فارورڈ بلاک (جس کی تائید میں آپ اپنا خون پسینہ ایک کر رہے ہیں) بانی اسلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کے اجراء کے مسئلہ کی تلقین و تبلیغ کے مباحثات سے ملک میں کامیابی حاصل کر سکے گا۔ کیا مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے درمیان لڑائی اور جھگڑا اور دنگہ برپا کرانے کا نام ہی خالصۃً "نیشنل ازم" ہے؟ کیا مسلمانوں میں پھوٹ ڈلوانے کا نام ہی "غیر فرقہ وارانہ پالیسی" ہے؟

اندریں حالات میں ڈاکٹر سیف الدین کچلو صدر صوبہ کانگرس کمیٹی کو مستحق مبارکباد سمجھتا ہوں کہ انہوں نے نہائت دور اندیشی سے کام لیتے ہوئے اس بے اصولے اخبار کے متعلق صوبہ کی تمام ماتحت کانگرس کمیٹیوں کے نام سرکلر جاری کیا ہے۔ کہ وہ اس کا کانگرس سے کچھ سروکار نہ سمجھیں۔ اور اس کی اعانت سے احتراز کریں۔

جناب ڈاکٹر صاحب اپنے رویہ میں تبدیلی کر کے اخبار کو اپنے بیان کردہ اصول کے مطابق بنائیے اور آئندہ کے لئے اپنے عملہ کو روبہ اصلاح ہونے کی تلقین کیجئے ؛ فقط آپکے اخبار کا نامہ نگار خصوصی۔ مبارک احمد خان سابق ایڈیٹر جریدہ "عبرت" کلکتہ

اسلامی ملکی حالات اور واقعات

مسلم آبادی میں گاندھی جی کا بت نصب کرنے پر اعتراض

مدراس کی ۲۷ جون کی اطلاع مظہر ہے کہ گاندھی پارک میں میونسپل کونسل کے زیر اہتمام گاندھی جی کے بت کی رسم نقاب کشائی ادا کی گئی تھی۔ مسلم عوام نے اس تقریب کا بائیکاٹ کیا تھا۔ اور کانگرسی مسلم کونسلوں اور غیر کانگرسی مسلم کونسلوں نے بھی اس تقریب میں شمولیت نہ کی تھی۔ بعد ازاں مسلمانوں نے ایک جلسہ منعقد کر کے اس بت کے نصب کئے جانے کے خلاف اس بناء پر احتجاج کیا۔ کہ یہ مسلم آبادی میں نصب کیا گیا ہے۔ اور یہ کہ گاندھی پارک میں بے شمار مسلمان شام کے وقت نماز ادا کیا کرتے ہیں۔ اس قرار داد کی نقل حکومت مدراس ڈسٹرکٹ کلکٹر اور صدر کانگرس کے پاس بھیج دی گئی تھی۔ گفت و شنید کے بعد کلکٹر نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ یکم جولائی کو تحقیقات کریں گے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ صدر کانگرس نے بیزواڑا میونسپل کونسل کے صدر سے تمام معاملہ کی رپورٹ کرنے کے لئے کہا ہے۔ تحقیقات سے پیشتر کلکٹر موصوف نے میونسپل کونسل کے صدر۔ اور مقامی مسلم لیگ کے صدر سے مسلمانوں کے اعتراض پر تبادلہ خیالات کیا ہے۔

برِ اعظم ہندوستان کو مختلف ملکوں میں تقسیم کرنے کی تجویز

نواب سر محمد شاہ نواز خانصاحب آف ممدوٹ نے ہندوستان کی مذہب اور زبان کے لحاظ سے تقسیم کی۔ ایک سکیم آل انڈیا مسلم لیگ کی آئینی سب کمیٹی کے پاس ارسال کی ہے۔ جس کا اجلاس ۲ جولائی کو بمبئی میں منعقد ہو گا۔ اور جس میں اس سلسلہ میں بعض اور سکیمیں بھی زیر بحث آئیں گی۔ اور ان میں سے کسی ایک کو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی فیڈرل سکیم کے بجائے منظور کیا جائیگا۔ نواب صاحب کی تجویز یہ ہے۔ کہ ہندوستان کی پانچ فیڈریشنیں بنا دی جائیں۔ اور پھر ان سب کو ملا کر ایک کنفڈریشن بنا دی جائے۔ پہلی فیڈریشن میں پنجاب۔ سندھ۔ صوبہ سرحد۔ کشمیر۔ بلوچستان۔ انب دیر۔ سوات۔ چترال۔ خیرپور۔ قلات۔ لاس بیلا۔ نیز ریاستہائے بہاولپور کپورتھلہ اور مالیر کوٹلہ شامل ہوں گی۔ دوسرا وفاق صوبجات متحدہ صوبجات متوسط۔ بہار۔ اڑیسہ۔ آسام۔ مدراس۔ بمبئی۔ بہار و بنگال کے بعض علاقے۔ نیز بعض ریاستیں بھی شامل ہوں گی۔ تیسرا راجپوتانہ اور وسطی ہند کی بعض ریاستوں پر مشتمل ہو گا۔ چوتھے میں حیدر آباد۔ میسور۔ اور بستر کی ریاستیں ہوں گی۔ پانچویں فیڈریشن میں بنگال کا اسلامی علاقہ۔ آسام کے اسلامی اضلاع۔ گوہاٹی سلہٹ نیز تریپوری اور بعض دوسری ریاستیں شامل ہوں گی۔ علاوہ ازیں اس سکیم کے رو سے ایک نیا صوبہ بنایا جائے گا۔ جس میں انبالہ ڈویژن۔ ضلع کانگڑہ۔ ضلع ہوشیارپور کی تحصیل ہائے اونہ و گڑھشنکر اور دہلی پراونس شامل ہو گا۔ اور اس خطہ کے ہندو علاقوں کو یوپی میں شامل کر دیا جائیگا۔

نواب صاحب کا بیان ہے کہ اس سکیم کے ذریعہ ہندوستان میں فرقہ وار حکومتوں کا ایک توازن قائم ہو جائے گا۔ ہر فیڈریشن کے لئے ایک علیحدہ گورنر جنرل ہو گا۔ اور ہر صوبہ کے لئے ایک الگ گورنر۔ ایک وائسرائے کنفڈریشن کا بھی ہو گا۔ اور تمام صوبوں کے گورنر تمام مرکزی مسائل کے سلسلہ میں اس کے سامنے جواب دہ ہوں گے۔ اس وائسرائے کی امداد کے لئے تمام فیڈریشن اسمبلیوں سے ارکان منتخب ہو کر آیا کریں گے۔ نواب صاحب نے اس اعتراض کی بھی تردید کی ہے۔ کہ جس فیڈریشن میں صوبجات سندھ اور سرحد شامل ہوں گے۔ وہ کامیاب نہیں ہو سکے گا۔ کیونکہ یہ دونوں صوبے مالی لحاظ سے اپنا بوجھ آپ نہیں اٹھا سکتے۔ اور اس کے رو میں آپ نے اعداد و شمار بھی پیش کئے ہیں۔ اور لکھا ہے کہ اس فیڈریشن کی آبادی برما کی آبادی سے اڑھائی گنا زیادہ ہو گی۔ اور ہندوستان سے علیحدگی کے بعد اگر برما اپنا بجٹ متوازن رکھ سکتا ہے۔ تو یہ علاقہ کیوں نہ رکھ سکے گا۔ اس سکیم کے فوائد کے سلسلہ میں مجوز نے لکھا ہے کہ صوبہ سرحد میں نظم و نسق قائم رکھنے کے لئے مرکزی حکومت کو ہر سال جو گرانقدر مصارف کا زیر بار ہونا پڑتا ہے۔ اس سے بھی نجات حاصل ہو جائے گی۔

اپنی اس سکیم کی وضاحت کرتے ہوئے نواب صاحب ممدوح نے لکھا ہے کہ اسلامی علاقوں میں اپنی حکومت کا قیام مسلمانوں کا پیدائشی حق ہے۔ جس سے انہیں دنیا کی کوئی طاقت محروم نہیں رکھ سکتی۔ اس کا مقصد ہندوستان کی جغرافیائی وحدت کو پاش پاش کرنا نہیں۔ بلکہ محض مختلف قوتوں کا توازن قائم رکھنا ہے۔ حکومت برطانیہ چونکہ ہندوستان میں کسی ایک قوم کا اقتدار نہیں چاہتی۔ اس لئے وہ اسے ضرور پسند کرے گی۔ والیان ریاست بھی اسے ضرور منظور کرنے کے لئے آمادہ ہو جائیں گے۔ کیونکہ اس کے رو سے انہیں بہت سے ایسے تحفظات حاصل ہو جائیں گے۔ جن کو حاصل کرنے کے لئے وہ کوشاں ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میڈیکل سکول امرتسر میں داخلہ

امسال میڈیکل سکول امرتسر میں (L.M.S (P.S.M.E اور ڈسپنسر ڈریسر کلاس کا داخلہ ۷ اگست کو ہو گا۔ داخل ہونے کے لئے مقررہ فارم پر جو کہ دفتر میڈیکل سکول سے مل سکتا ہے ۱۵ جولائی سے پہلے پہلے پرنسپل صاحب کے نام درخواستیں بھیج دینی چاہئیں۔ تفصیل کیلئے سکول کا پراسپکٹس دیکھنا چاہئے۔ جو ۹ کے ٹکٹ آنے پر پرنسپل صاحب کے دفتر سے مل سکتا ہے۔

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمائیے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے۔ بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دیگی۔ اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہو گی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان بن گئے۔ یہ نہایت مقوی بہی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آ سکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (۲) خرچ۔ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس۔ فہرست دوا خانہ مفت منگوائیے۔

جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔ ملنے کا پتہ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

ہر ہٹلر کو فرانس اور برطانیہ کا انتباہ

انگلستان اور فرانس کے ۲۹ جون کے اخباروں میں شائع ہوا ہے۔ کہ جرمن فوجیں ڈینزگ پر اچانک قبضہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں۔ ان خبروں میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں ۴ ہزار کے قریب نازی افسر اور سپاہی ڈینزگ میں داخل ہو چکے ہیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ نازی ڈینزگ میں بھی اسی قسم کی والنٹیر کور قائم کرنا چاہتے ہیں۔ جس قسم کی سوڈیٹن لینڈ میں الحاق سے پہلے بنائی گئی تھی نیز ڈینزگ کی پولیس اور مشرقی پرشیا سے آنے والے جرمنوں میں گیس کے نقاب تقسیم کئے جا رہے ہیں۔ انگلستان کے اخباروں نے آج جرمنی کو زبردست انتباہ کیا ہے اور صاف لفظوں میں لکھا ہے کہ وہ یہ نہ سمجھ لے۔ کہ یہ کور بنانے کے بعد وہ ڈینزگ پر بآسانی قبضہ کر لے گا۔ اور اس طرح پولینڈ پر کوئی اثر نہیں پڑیگا یا برطانیہ سوڈیٹن لینڈ کی طرح ڈینزگ پر جرمنی کے اچانک قبضہ سے ٹس سے مس نہیں ہوگا۔ دوسری طرف فرانس کے اخبار بھی جرمنی کو انتباہ کرنے میں برطانیہ کے ہمنوا ہیں اور لکھتے ہیں کہ فرانس اور انگلستان نے پولینڈ کے ساتھ جو وعدے کئے ہیں انہیں ضرور نبھایا جائیگا۔ جرمنی پریس بھی فرانسیسی اور برطانوی پریس کا ترکی بترکی جواب دے رہا ہے۔ ایک اخبار نے لکھا ہے کہ برطانیہ اور فرانس کو اپنے معاملات سے ہی سروکار رکھنا چاہیئے۔ انہیں دوسروں کے معاملات میں دخل انداز ہوکر جرمنی سے دشمنی مول لینا نہیں چاہیئے۔ بعض ممالک کے سیاسی حلقوں میں اس بات پر غور و خوض ہو رہا ہے کہ اب جب کہ برطانیہ اور فرانس کے وعدے پورے ہونے کا وقت آگیا ہے تو کیا وہ اس کے لئے آمادہ ہیں۔

پولینڈ کی جرمنی کے حملہ کی مدافعت کیلئے آمادگی

وارسا کی ۲۹ جون کی اطلاع ہے۔ کہ آج پولینڈ میں جرمنی کے خلاف مظاہرے کئے گئے اور نعرے لگائے گئے نیز کہا گیا۔ کہ فرانس اور برطانیہ کو اپنا وعدہ بھول نہیں جانا چاہیئے۔ اب وقت آگیا ہے کہ پولینڈ اپنی حفاظت کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دے۔ مظاہروں میں ستر ہزار پولوں نے شرکت کی۔ اس موقعہ پر وزیر تجارت نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ بحیرہ بالٹک سے پولینڈ کو جو واسطہ ہے وہ اس کے سیاسی اور تجارتی مفاد کی حفاظت کے لئے نہایت ضروری ہے اگر بحیرہ بالٹک میں پولینڈ کے وقار کو نقصان پہنچانے کی ذرہ بھی کوشش کی گئی تو پولینڈ آخری دم تک اسے برقرار رکھنے کی کوشش کریگا اس موقعہ پر حاضرین نے قسم کھائی کہ وہ آزادئ وطن کے لئے کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ ڈینزگ پر جرمن یلغار کی خبر سنتے ہی صدر جمہوریہ پولینڈ نے ایک تقریر براڈکاسٹ کی ہے جس میں بتلایا گیا ہے کہ ڈینزگ کا تعلق براہ راست پولینڈ کی سیاسی آزادی سے ہے اور اس پر پولینڈ کا حق فائق ہے۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ پولینڈ کے طول و عرض میں مقابلہ کرنے کی تیاریاں شروع ہو گئی ہیں۔

امریکہ کے خلاف جاپان کے تشدد میں اضافہ

لنڈن کی ۲۹ جون کی اطلاع ہے کہ ٹین سین سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ اب حالات روبا صلاح ہو رہے ہیں گو یہ افواہ مشہور ہے۔ کہ گفت و شنید کے دوران میں ٹین سین پر پابندیاں بڑھا دی جائیں گی۔ مگر حالات سے پتہ چلتا ہے کہ جاپانیوں کا رویہ بہت کچھ نرم ہوتا جا رہا ہے۔ اب شہر میں کھانے پینے کے سامان کو لانے کی کوئی ممانعت نہیں گوشت۔ سبزی اور دودھ کافی مقدار میں شہر میں پہنچ رہا ہے۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ سوٹیاؤ۔ سوچیاؤ۔ اور فونچاؤ میں برطانوی اور امریکن جنگی جہاز ابھی تک کھڑے ہیں۔ جاپانی افسروں نے انہیں متعدد مرتبہ وہاں سے چلے جانے کو کہا۔ مگر انہوں نے کچھ پروا نہیں کی۔ حکومت امریکہ کی طرف سے حکومت جاپان کو متعدد بار انتباہ کیا گیا ہے کہ وہ امریکن جہازوں اور جائدادوں کو نقصان پہنچانے سے احتراز رکھیں۔ مگر اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ جاپانی اور چڑ گئے ہیں چنانچہ انہوں نے امریکنوں کو اور زیادہ تنگ کرنا شروع کر دیا ہے شانسی کی ایک اطلاع ہے کہ جاپان کے فوجی افسروں نے وہاں پر امریکن مشن کو یہ نوٹس دیا ہے کہ وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر وہاں سے اپنا ہسپتال اور عمارات اٹھا لیں ورنہ ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ اس جائداد کی قیمت چار لاکھ ڈالر کے قریب ہے۔ مگر جاپانی اس کے لئے صرف ستر ہزار ڈالر کی رقم پیش کر رہے ہیں۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ حکومت جاپان چین کے رہنے والے امریکیوں کے خلاف مزید سخت کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور عنقریب ہی ان کو یہ نوٹس دینے والی ہے۔ کہ وہ اپنی عمارات اور مکانات کا ملبہ ایک مدت معینہ کے اندر اندر وہاں سے اٹھا لیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جرمنی کو بحری معاہدے منسوخ کرنے کا حق نہیں

لنڈن سے ۲۹ جون کی خبر ہے۔ کہ حکومت برطانیہ نے حکومت جرمنی کو ایک یادداشت ارسال کی ہے۔ جس میں مرقوم ہے کہ جرمنی کو کوئی حق حاصل نہیں ہے کہ ۱۹۳۵ء اور ۱۹۳۷ء کے بحری معاہدہ کو یکطرفہ طور پر منسوخ کر سکے۔ ان معاہدوں کے مطابق جرمنی کو حق دیا گیا تھا کہ برطانیہ کے جنگی جہازوں کے ۳۵ فی صدی کے برابر جنگی جہاز تعمیر کرسکے۔ حکومت برطانیہ نے لکھا ہے کہ چونکہ حکومت جرمنی نے یہ معاہدہ یکطرفہ طور پر منسوخ کیا ہے۔ اس لئے حکومت برطانیہ جرمنی کے اس اقدام کو منظور نہیں کر سکتی۔ جرمنی کا خیال ہے کہ برطانیہ جرمنی کے گرد گھیرا ڈالنا چاہتا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ برطانیہ کا ہرگز یہ منشا نہیں اور حکومت برطانیہ جرمنی کو مشورہ دیتی ہے۔ کہ اس غلط فہمی کو رفع کر دے۔ حکومت برطانیہ نے شرائط کے ماتحت کہ جدید معاہدہ کے لئے بھی جرمنی کو شرائط پیش کرنے کی دعوت دی ہے

عراق اور افغانستان کے سفارتی تعلقات

معلوم ہوا ہے کہ سفارتی نمائندوں کے تبادلہ کے متعلق عراق اور افغانستان میں ایک معاہدہ قرار پایا ہے۔ چنانچہ کابل اور بغداد میں سفارتخانوں کے قیام کے متعلق جلد ہی قدم اٹھائے

ضرورت رشتہ ضلع سیالکوٹ کے ایک قریشی خاندان کی پیدائشی احمدی کنواری لڑکی بعمر ۱۵/۱۶ سال کے لئے ایک برسر روزگار لڑکے کی ضرورت ہے۔ لڑکی ہمہ صفت موصوف ہے۔ امور خانہ داری سے بخوبی واقف ہے۔ پتہ خط و کتابت فضل معرفت عبد الرحمٰن ظفر اسلامیہ سکول جہلم شہر۔

کارخانہ اسلامی بھائیوں کی دوکان کشمیری بازار لاہور کا تیار کردہ سولہ پھولوں کا مجموعہ گلزار سینٹ فلاور استعمال کیا کریں (مینجر)

ریاست چمبہ کی بے راہ روی

حکام ریاست چمبہ نے شیخ غلام نبی و لالہ سوداگر مل کو زیر دفعہ ۱۲۴۔الف تعزیرات ہند گرفتار کر لیا تھا۔ ان کے خلاف الزام یہ تھا کہ انہوں نے اخبار نیشنل کانگریس لاہور کی اشاعت مورخہ ۲۱ مئی کے پرچے جن میں کہ ریاست چمبہ کے دیوان بہادر رام سنگھ بہادر اور ان کے دوسرے حکام کے متعلق مضمون تھا۔ لوگوں میں تقسیم کئے اول الذکر اخبار مذکور کا مقامی ایجنٹ ہے۔ اور آخر الذکر نے پرچے تقسیم کرنے میں امداد دی۔ آج تک ایسی کوئی مثال برطانوی ہند یا کسی ریاست میں نہیں مل سکتی۔ کہ پرنٹر و پبلشر کے اس چیلنج پر بھی کہ مقدمہ ہمارے خلاف چلایا جائے۔ اخبار میں شائع شدہ مضمون کے سلسلہ میں ایجنٹ اخبار اور ہاکر کو گرفتار کیا گیا ہو۔

سماعت مقدمہ چند یوم کھلی عدالت میں ہوتی رہی۔ اور فرد جرم لگانے کے ساتھ ہی سماعت بھی جیل کے بند کمرہ میں شروع کر دی گئی۔ اور ماسوائے رشتہ داروں کے کسی تیسرے شخص کو کارروائی مقدمہ دیکھنے یا سننے نہیں دی جاتی تھی۔ جو رشتہ دار دوران سماعت مقدمہ میں اندر داخل کئے جاتے انہیں پھر تا اختتام کارروائی باہر آنے کی اجازت نہ ملتی تاکہ وہ کسی سے قانونی مشورہ نہ لے سکیں۔

فرد جرم کے خلاف ملزمان نے ہائیکورٹ چمبہ میں اپیل دائر کی ہوئی تھی جس کا ابھی فیصلہ نہ ہوا تھا۔ نیز مقدمہ کے انتقال کی بھی ایک درخواست ملزمان نے ہائیکورٹ میں دے رکھی تھی۔ مگر مجسٹریٹ صاحب نے باوجود ملزمان کی اس استدعا کے کہ ہائی کورٹ میں دائر شدہ درخواستوں کے فیصلہ تک کارروائی مقدمہ ملتوی رکھی جائے۔ کارروائی کو ملتوی نہ کیا۔ اس پر ملزمان نے متذکرہ بالا درخواستوں کے فیصلہ کے انتظار میں اس پیشی پر کارروائی مقدمہ میں حصہ نہ لیا اور مجسٹریٹ صاحب نے مسل پر یہ درج کر کے کہ آج ملزمان مکرر جرح نہیں کرنا چاہتے اور آج صفائی بھی پیش نہیں کرنا چاہتے۔ (حالانکہ فرد گواہان صفائی داخل کر دی گئی تھی) اور نہ ہی آج بحث کرنا چاہتے ہیں۔ فوراً اسی وقت مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا۔ شیخ غلام نبی صاحب کو دو سال قید بامشقت اور لالہ سوداگر مل کو بری کر دیا فرد جرم عائد کئے جانے کے بعد ۱۹ جون کو پہلی تاریخ پیشی تھی۔ مگر مجسٹریٹ صاحب نے فرد جرم کے بعد کے تمام مرحلے ایک ہی دن میں طے کر کے فیصلہ بھی کر دیا۔ اور یہ سب کچھ ان حالات میں ہوا۔ کہ ملزمان نے اس عدالت سے مقدمہ منتقل کرنے کی درخواست ہائی کورٹ میں دی ہوئی تھی۔ اور بوقت پیشی مجسٹریٹ صاحب کو بھی بار بار یہ بتلا دیا گیا تھا۔ نیز غیر قانونی طور پر عائد کئے ہوئے فرد جرم کے خلاف بھی ہائی کورٹ میں نگرانی دائر تھی۔

اصل واقعہ یہ ہے کہ موجودہ ایجی ٹیشن میں ہندو مسلمان۔ احمدی سکھ سب متحدہ طور پر شامل ہیں۔ اور حکام ریاست نے سوداگر مل ملزم کو چھوڑنے میں اتنی جلدی صرف اس لئے کی ہے کہ ہندو ایجی ٹیشن سے دست بردار ہو جائیں۔ اور شیخ غلام نبی صاحب کو فوری سزا اور سخت سزا اس لئے دی گئی۔ کہ عوام پر یہ ظاہر ہو جائے۔ کہ دیوان بہادر مادھو رام کے خلاف ہونا بھی سخت سے سخت سزا کا مستوجب ہو سکتا ہے۔ لیکن ریاست چمبہ کے ہندو اور سکھ اس چال سے آگاہ ہیں۔ اور اس وقت تک جب تک کہ رعایا چمبہ کے جائز مطالبات تسلیم نہ لئے جائیں گے۔ خاموش نہیں رہیں گے۔

(نامہ نگار)

مظلومین چمبہ کا وفد پیدل شملہ کو

مظلومین ریاست چمبہ کا ایک وفد جو کہ دو صد اشخاص پر مشتمل ہوگا۔ بدیں غرض اسی ہفتہ پیدل شملہ روانہ ہو رہا ہے۔ کہ وہاں جا کر ریذیڈنٹ صاحب ریاست ہائے پنجاب سے فریادی ہو۔ اور ریاستی رعایا پر آئے دن کئے جانے والے مظالم کی پر درد داستان سنائے۔ اور بتائے کہ کس طرح باشندگان ریاست خالص ترین شہری آزادی سے بھی محروم ہیں۔ نیز مذہبی و مجلسی طور پر کس طرح پابند رکھے جا کر مظلوم کئے جا چکے ہیں۔ اس وفد میں شمولیت کے لئے مظلوم باشندگان ریاست کی بہت سی مستورات نے بھی اپنے نام پیش کئے ہیں۔ لہذا جانے والے وفد میں مستورات کی بھی خاص تعداد ہوگی۔ مظلومین اپنی سیاسی۔ مذہبی اور مجلسی کیفیات کو ظاہر کرنے کے علاوہ ان خاص خاص حکام کی بھی شکایت کریں گے جو اپنے ظلم و ستم کے لئے ریاست میں مشہور ہیں۔

(نامہ نگار)

پیشہ ور اصحاب کے لئے نادر موقع

ریاست بہاولپور میں ایک جگہ بڑھئی۔ لوہار۔ کمہار۔ سقہ۔ نائی۔ چوکیدار وغیرہ کی ضرورت ہے۔ ۱۲ تا ۳۲ کنال ہر پیشہ ور کو زمین برائے کاشت دی جائے گی۔ زمیندار کی طرف سے ششماہی مزدوری بھی دی جائے گی۔ جو احمدی دوست اس موقع سے فائدہ اٹھانا چاہیں وہ انچارج تحریک جدید سے معلومات حاصل فرمالیں۔

(انچارج تحریک جدید قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان تقرر

چونکہ بابو عبد الواحد صاحب سابق سکرٹری مال جماعت احمدیہ انبالہ چھاؤنی تبدیل ہو کر جالندھر چھاؤنی چلے گئے ہیں اس لئے ان کی جگہ خواجہ نظام الدین صاحب ہیڈ ہیکر گورنمنٹ سپلائی ڈپو انبالہ چھاؤنی کو جماعت انبالہ چھاؤنی کے لئے سکرٹری مال مقرر کیا جاتا ہے

(ناظر بیت المال)

کراؤن بس سروس

وقت کی پابندی اور آرام زیادہ اس کا پہلا اصول ہے

پہلی سروس صبح ڈلہوزی کے لئے ۴ ½ بجے جو کہ کسی جگہ نہیں ٹھیرتی ہے باقی سولہ سروسیں ہر گھنٹہ کے بعد پٹھانکوٹ۔ ڈلہوزی۔ کانگڑہ۔ دھرم سالہ وغیرہ کو چلتی ہیں۔ گدیاں سپرنگدار۔ لاریاں بالکل نئی مسافر کے لئے آرام دہ ہیں وقت کی پابندی کا خاص خیال ہے۔ شمالی ہندوستان میں واحد بس سروس جو کہ وقت کی پابند ہے۔ قادیان کے سفر کرنے والے احباب ہمارے نمائندہ عبد القدوس صاحب ایجنٹ اخبارات سے مزید معلومات حاصل کریں۔

مینجر کراؤن بس سروس بشمولیت ریاض آرمی ٹرانسپورٹ کمپنی پٹھانکوٹ